Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

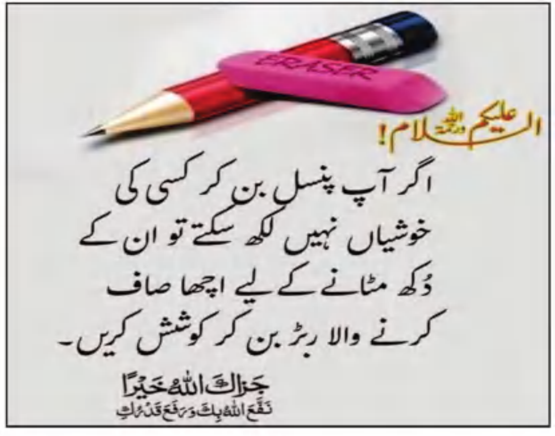

کلکتہ • بدھ ،۲۹/جولائی ۲۰۲۶ء • بمطابق ۱۴ رصفر المظفر ۱۴۴۸ھ • E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 • RNI No. WBURD/2014/56804 • Wednesday, 29th July 2026 • KOLKATA • جلد:13 • شمارہ:202 • Pages-08

نیٹ بدعنوانی پر16/احتجاجیوں کی ضمانت منظور

بنکشال کورٹ نے عدالت عظمیٰ کی ہدایت پر نرمی دکھائی

کولکاتا،28/جولائی: دھرمتلہ میں پوری طاقت سے گرفتار16/لوگوں کی ضمانت بنکشال کورٹ نے دے دی۔ جیل میں رکھنے کی عرضی کے ساتھ پولس نے گرفتار شدگان کو لے کر عدالت میں پہنچی تھی۔ جج نے30/جولائی تک جیل میں رکھنے کی ہدایت دی تھی اور کچھ ہی منٹ میں سپریم کورٹ کی ہدایت کو پس پشت رکھ دیا گیا۔ بنکشال کورٹ کے جج نے ان تمام گرفتار شدگان کی ضمانت بھی منظور کرلی۔ نیٹ امتحان کے پرچے فاش ہونے پر دہلی میں جو بڑا احتجاج ہو ہنگامہ ہوا، اس کی آن کولکاتا میں بھی دیکھی گئی۔ گزشتہ جمعہ کو بایاں محاذ کی پکار پر طلبا وطالبات کے جم غفیر نیٹ امتحان پرچہ فاش کو لے کر سیالدہ سے دھرم تلہ تک مارچ کیا تھا۔ اس احتجاجی جلوس میں طلباء و طالبات اکٹھا ہوئے تھے، نیٹ امتحان بدعنوانی کے لئے جو لوگوں کا سیلاب امڈ پڑا تھا اس میں کسی طرح کی بھی جارحیت پسندی کا رجحان نہیں تھا۔ لوگ بھی اس کے گواہ تھے مگر کچھ احتجاجیوں نے صحافیوں کے ساتھ ناروا سلوک ضرور کیا۔ جب حالات تھوڑا سا غیر یقینی ہوگیا تو پولس نے دھڑلے سے آنسو گیس کا استعمال کیا۔ غصے میں بھرے احتجاجیوں نے بھی خالی بوتلیں، اینٹ سے اس کا دندان شکن جواب دیا۔ ہتھیار لیس پولس نے حالات پر قابو تو پالیا مگر جو بھی اس حالات کی بدمزگی کا سبب بنے تھے سبھوں کو نشان زد کرلیا۔ بعد میں اس واقعہ کو لے کر پولس نے16/لوگوں کو گرفتار کیا۔ 26/جولائی کو انہیں عدالت میں پیش کیا گیا، جج نے دو دنوں کے لئے انہیں جیل میں رکھنے کی ہدایت دی، منگل کو پھر سے انہیں عدالت لایا گیا۔ پولس نے بھی دوبارہ سے جیل بھیجنے کی عرضی دی جسے جج موصوف نے منظوری دینے سے انکار کردیا۔

پرینکا گاندھی کا حکومت پر سخت حملہ، طلبہ پر آنسو گیس، لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کیوں چلائی گئی؟

نئی دہلی 28/جولائی: لوک سبھا میں اینٹی پیپر لیک (ترمیمی) بل پر بحث کے دوران کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے مرکزی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نوجوانوں اور طلبہ کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کارروائی پر وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ سے جواب طلب کرتے ہوئے سوال کیا کہ طلبہ پر آنسو گیس، لاٹھی چارج، پیلٹ گن اور دیگر طاقت کے استعمال کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی۔ پرینکا گاندھی نے ایوان میں کہا کہ وہ وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ سے پوچھنا چاہتی ہیں کہ کیا احتجاج کرنے والے طلبہ دہشت گرد تھے، جن کے خلاف اتنی سخت کارروائی کی گئی؟ انہوں نے سوال اٹھایا کہ طلبہ پر پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا؟ کیا یہ فیصلہ وزیراعظم نے کیا یا وزیر داخلہ نے؟ انہوں نے کہا کہ صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ پورا ملک ان سوالات کے جواب کا منتظر ہے۔

کانگریس رکن پارلیمنٹ نے بتایا کہ چند روز قبل وہ دہلی کے رام منوہر لوہیا (آر ایم ایل) اسپتال گئی تھیں، جہاں احتجاج کے دوران زخمی ہونے والی ایک طالبہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ (آئی سی یو) میں زیر علاج تھی۔ انہوں نے کہا کہ ان کی آمد سے کچھ دیر پہلے مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا سمیت کئی رہنما بھی طالبہ سے ملنے اسپتال پہنچے تھے۔

پرینکا گاندھی کے مطابق جب وہ طالبہ کی والدہ سے ملیں تو وہ شدید صدمے میں تھیں۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آنے پر شکریہ، لیکن وہ کسی سے ملنا یا بات کرنا نہیں چاہتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ صبح سے کئی بڑے رہنما آرہے ہیں، ویڈیوز بنا رہے ہیں، مگر ان لوگوں کو بھی آنا چاہیے جو ان کی بیٹی کی اس حالت کے ذمہ دار ہیں۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ اس ماں کے چہرے اور لہجے سے اس کا درد صاف جھلک رہا تھا اور وہ غم سے کانپ رہی تھی۔

انہوں نے کہا کہ اس ماں کی تکلیف نے انہیں مجبور کیا کہ وہ ایوان میں حکومت سے یہ سوال کریں کہ طلبہ کے خلاف اتنی سخت کارروائی کیوں کی گئی۔ ان کے مطابق طالبات کے ساتھ بدسلوکی، آنسو گیس، لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال جیسے معاملات پر حکومت کو پارلیمنٹ اور ملک کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ پرینکا گاندھی نے حکومت کی تعلیمی اور روزگار سے متعلق پالیسیوں پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں میں روزگار پیدا کرنے والے شعبوں کو مسلسل کمزور کیا گیا، جس کا براہ راست اثر نوجوانوں پر پڑا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک کا امتحانی نظام بری طرح ناکام ہو چکا ہے اور بار بار ہونے والے پیپر لیک نے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کو غیر یقینی بنا دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ دس برسوں کے دوران ملک میں 152 پیپر لیک کے واقعات پیش آئے، جن (باقی صفحہ 5 پر)

مظاہرین کو سپریم کورٹ سے بڑی راحت، ایف آئی آر پر نہیں ہوگی تعزیری کارروائی، مرکز اور 7 ریاستوں کو نوٹس

نئی دہلی،28/جولائی: نیٹ پیپر لیک اور نظامِ امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف دہلی کے جنتر منتر پر ہوئے طلبہ احتجاج کے دوران پولیس نے لاٹھی چارج کیا تھا اور بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی چھوڑے تھے۔ اس پر منگل (28 جولائی) کو سپریم کورٹ میں سی جے آئی سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے سماعت ہوئی۔ عدالت میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا سینئر پولیس افسران کے ساتھ موجود تھے۔ عرضی گزاروں کی طرف سے پیش سینئر وکیل گوپال شنکر نارائن نے کہا کہ ”یہ عرضی صرف دہلی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں مدھیہ پردیش، ناگپور اور بہار کے معاملے بھی شامل ہیں۔“ عدالت نے حکم دیا ہے کہ فی الحال ایف آئی آر پر کوئی تعزیری کارروائی نہ کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی مرکز سمیت 7 ریاستوں کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت نے کہا کہ ”معاملے کی تحقیقات ہونی چاہیے اور جوابدہی بھی طے ہونی چاہیے۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ”شروع میں تحریک پرامن طریقے سے چل رہی تھی تو پھر ایک روز اچانک تشدد کیسے بھڑک اٹھا؟ اس کی 2 وجوہات ہوسکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ پولیس نے زیادہ سختی کر دی اور دوسری یہ کہ مظاہرین میں کچھ ایسے لوگ شامل ہو گئے جو تشدد بھڑکانا چاہتے تھے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جب ایک پروٹوکول بن جائے گا تب جوابدہی طے کرنا آسان ہو جائے گا۔

چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ تمام عرضیوں میں ایک جیسے معاملے اٹھائے گئے ہیں، جن میں پیلٹ گن کے استعمال سے ایک 19 سالہ نوجوان کی آنکھوں کی روشنی جانے کا معاملہ بھی شامل ہے۔ الیکٹرک بیٹن کا استعمال، ایک لڑکی کے شدید زخمی ہونے اور آئی سی یو میں زیر علاج ہونے، وکلاء پر حملے اور ایک صحافی پر حملے کا بھی ذکر عرضیوں میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ سادہ کپڑوں میں موجود پولیس اہلکاروں کے تشدد، نوجوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور ایک خاتون پر سینیئر پولیس اہلکار کے ذریعے حملے کے (باقی صفحہ 5 پر)

’سڑک، پل، ایئر پورٹ سب منہدم ہورہا، مودی حکومت کے ’وِکاس‘ میں پائیداری ہے ہی نہیں‘، کانگریس کا طنز

نئی دہلی،28/جولائی: کانگریس نے ملک میں بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی خستہ حالت پر مرکزی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ پارٹی نے اپنے آفیشل ’ایکس‘ ہینڈل پر یکے بعد دیگرے کئی ویڈیوز شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ سڑکوں، پلوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں میں بدعنوانی کی وجہ سے عوامی پیسہ ضائع ہو رہا ہے اور تعمیراتی کام پائیدار ثابت نہیں ہو رہے۔

کانگریس نے ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”ملک میں ہر طرف انفراسٹرکچر منہدم رہا ہے، چاہے سڑک ہو، پل ہو یا ایئر پورٹ۔ بدعنوانی میں ڈوبی مودی (باقی صفحہ 5 پر)

بی جے پی نے پردھان کو ہٹا کر ’پردھان منتری‘ کو بچالیا، جن سے چندہ چوری نہ رکی، وہ پیپر لیک کیا روکیں گے؟ اکھلیش یادو

نئی دہلی 28/جولائی: سماجوادی پارٹی کے صدر اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے

لوک سبھا میں لوک امتحانات (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 پر بحث کے دوران مرکزی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی نے سابق مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو ہٹا کر دراصل ’پردھان منتری‘ کو بچانے کی کوشش کی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا، ’جن سے چندہ چوری نہ رکی، وہ پیپر لیک کیا روکیں گے؟‘ اکھلیش یادو نے جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس (باقی صفحہ 5 پر)

Hindustan Mein Azaadar-e-Imam Husain KI Ahmiyat Aur Hindustani Brahmin Ki Riwayat

ہندوستان میں عزاداری امام حسین کی اہمیت اور حسینی برہمنوں کی روایت

ڈاکٹر مرتضیٰ رضا عابدی

ہندوستان میں عزاداری امام حسین کی روایت صدیوں پرانی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، برادریوں اور رسم و رواج کے حامل افراد نے کربلا کے پیغام کو دل سے اپنایا اور آج بھی اس روایت کو بخوبی نباہ رہے ہیں۔ ان میں حسینی برہمنوں کا نام نمایاں ہے، جنہوں نے امام حسین سے محبت اور عقیدت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

حسینی برہمن وہ برہمن خاندان ہیں جنہوں نے امام حسین کی حمایت اور ان کے ساتھ اپنی روحانی وابستگی کا اظہار کیا۔ روایت کے مطابق کچھ برہمن خاندان کربلا کے واقعے کے بعد امام حسین کے پیغام سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے دنیاوی رسم و رواج سے کنارہ کشی کی اور عزاداری کو اپنی شناخت بنالیا۔

یہ لوگ آج بھی محرم کے مہینے میں ماتم کرتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں، تازیے بناتے ہیں اور امام حسین کی یاد میں مجلسیں منعقد کرتے ہیں۔ ان کے گھرانوں میں نسل در نسل یہ روایت جاری ہے اور بچوں کو بھی امام حسین کی محبت اور ان کی شہادت کے پیغام سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں عزاداری امام حسین کی روایت بہت قدیم اور مضبوط ہے۔ یہاں مختلف مذاہب اور برادریوں کے لوگ امام حسین سے عقیدت رکھتے ہیں اور محرم کے مہینے میں ان کی یاد میں مجلسیں، جلوس اور مختلف پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ اس ملک میں حسینی برہمنوں کی ایک منفرد روایت بھی پائی جاتی ہے جو امام حسین سے محبت اور وفاداری کی ایک روشن مثال ہے۔

حسینی برہمن وہ لوگ ہیں جو برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن انہوں نے امام حسین کی تعلیمات کو اپنا لیا اور ان کی عزاداری کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ یہ روایت کئی صدیوں پرانی ہے اور یہ لوگ آج بھی محرم کے مہینے میں ماتم کرتے ہیں، تازیے بناتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں۔

یہ روایت صرف مذہبی عقیدت تک محدود نہیں بلکہ یہ لنگ ہندوستان کی ثقافتی ہم آنگی اور اتحاد کی ایک عمدہ مثال بھی ہے۔ حسینی برہمنوں نے ثابت کیا کہ امام حسین کا پیغام کسی ایک قوم یا مذہب کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ ان کی جدو جہد، وفاداری اور قربانی کی کہانی آج بھی لوگوں کے دلوں کو متاثر کرتی ہے اور ہمیں ایک بہتر پر امن اور انصاف پر بھی معاشرہ بنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ سبق دیتی ہے کہ محبت، اخوت اور انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر یہ روایت ہمیں حسینی برہمنوں کی یہ روایت ہندوستان کی گنگ ثقافت کی خوبصورت مثال ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے احترام کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے عقائد کی قدر کرتے ہیں۔ یہ روایت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ محبت اور انسانیت سب سے بڑھ کر ہے اور امام حسین کا پیغام پوری انسانیت کے لیے ہے۔

موجودہ دور میں بھی حسینی برہمنوں کی کوششیں قابل تحسین ہیں جو امن، محبت اور انسانیت کے پیغام کو آگے بڑھارہی ہیں۔ حضرت امام حسین کی عزاداری صرف ایک مذہبی عمل نہیں، بلکہ ایک انسانیت پسند تحریک ہے جو دلوں کو جوڑتی ہے اور ہمیں سچائی انصاف اور قربانی کا درس دیتی ہے۔

ایک فون کال کے ذریعے براہ راست وزیر اعلیٰ سے شکایات درج کریں

'کٹ منی' اور 'سنڈیکیٹ راج' کو روکنے کے لیے ہیلپ لائن شروع کی گئی

کولکاتا: 28 جولائی (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری بدعنوانی کے حوالے سے 'زیرو ٹالرنس' کی پالیسی پر مسلسل زور دیتے ہیں۔ ریاستی حکومت 'کٹ منی' اور 'سنڈیکیٹ راج' جیسے طریقوں کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کر رہی ہے۔ ترنمول دور کے دوران مختلف شعبوں میں بدعنوانی اور سنڈیکیٹ کے غلبے کے الزامات سامنے آئے ہیں، جن میں پارٹی کارکنوں سے لے کر سابق ایم ایل اے تک - اب سلاخوں کے پیچھے ہیں۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ سی اے جی کی رپورٹ میں بدعنوانی کے مسائل کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں اب عام لوگ ان مسائل بشمول بدعنوانی کے حوالے سے شکایات درج کرا سکتے ہیں۔ ایک فون کال کے ذریعے شکایتیں براہ راست وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری تک پہنچیں گی۔ مزید برآں، وزیر اعلیٰ نے آج ایک سرشار پولیس ہیلپ لائن نمبر شروع کیا۔ ریاستی حکومت کی ٹول فری ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری نے آج دوپہر اس کا افتتاح کیا۔ بنگال کے لوگ اب براہ راست کال کر کے بدعنوانی، جرائم اور غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے چار مخصوص نمبرز متعارف کرائے گئے ہیں جن سے دن یا رات کسی بھی وقت شکایات درج کی جاسکتی ہیں۔ 'کٹ منی' سے متعلق شکایات 155334 پر، سنڈیکیٹ سے متعلق بدعنوانی 1553335 پر اور سڑک کنارے غیر قانونی ٹیکس وصولی 1553337 پر کی جا سکتی ہیں۔ غیر قانونی شراب سے متعلق شکایات کے لیے کال کرنے کا نمبر 1553339 ہے۔ یہ اقدام بنیادی طور پر کسی بھی کام کے لیے 'اسینڈ کٹ، سنڈک کام' کے لیے کام کے مطالبات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ پتھر، اور سیمنٹ کی تجارت، سڑک کے کنارے غیر قانونی ٹول وصولی، اور غیر قانونی شراب کی فروخت۔

بھوانی بھون میں آج ایک پولیس ہیلپ لائن بھی شروع کی گئی جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ کے ذریعہ چار نمبروں پر مشتمل ہے۔ وزیر اعلیٰ ریاست کی شبیہ کو بحال کرنے کے خواہشمند ہیں، اور حکومت پولیس نظام کو اپ گریڈ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اتر پردیش کی طرح بھرتی کے ماڈل پر عمل کرتے ہوئے ایک لاکھ (100,000) نئے پولیس اہلکاروں کو بھرتی کرنے کے منصوبے ہیں۔

پولیس کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جا رہے ہیں، اور وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ خواتین پولیس اہلکاروں کو ان کے گھروں کے قریب تعینات کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے بدعنوانی کو روکنے کے لئے ریاستی حکومت کے پختہ عزم کا اعادہ کیا۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات

29 جولائی 2026

فجر	3 بج کر 38 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 06 منٹ
ظہر	11 بج کر 42 منٹ
عصر	4 بج کر 19 منٹ
مغرب	6 بج کر 24 منٹ
عشاء	7 بج کر 40 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

تین لاکھ روپئے میں ''سپاری کیلر'' کی مدد سے بنڈیل اسٹیشن پر ترنمول رہنماء کے قتل کیس میں سات افراد مجرم قرار آج سنائی جائے گی سزا

ہگلی: 28 جولائی (محمد شبیب عالم) ہگلی ضلع کے بنڈیل ریلوے اسٹیشن پر ترنمول کانگریس کے رہنما دلیپ رام کے قتل کے مقدمے میں عدالت نے سات ملزمان کو مجرم قرار دے دیا ہے جبکہ سزا کا اعلان بدھ کے روز کیا جائے گا۔ مقدمے کا مرکزی ملزم مبینہ منشیات فروش شکنتلا یادو عرف ''سمندری'' اور اس کا ایک بیٹا اب بھی مفرور ہیں۔

پولیس کے مطابق 29 جون 2019 کو دلیپ رام نَی ہٹی جانے کے لئے بنڈیل اسٹیشن پہنچے تھے۔ پلیٹ فارم نمبر 5 کی جانب جاتے ہوئے نامعلوم حملہ آوروں نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ ملزمان فرار ہوتے وقت ہوائی فائرنگ بھی کرتے رہے۔

تفتیش میں انکشاف ہوا کہ دلیپ رام اور شکنتلا یادو عرف سمندری کے درمیان زمین کا تنازع تھا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ اسی رنجش کے باعث سمندری نے تین لاکھ روپئے میں کرائے کے قاتلوں کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے منصوبہ بندی کے تحت واردات کو انجام دیا۔ تحقیقات کے دوران متعدد ملزمان کو گرفتار کیا گیا، جن میں سمندری کا بیٹا منگل یادو بھی شامل ہے جبکہ اکبر نامی ایک ملزم کو ناگپور سے گرفتار کیا گیا۔

عدالت نے دستیاب شواہد اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں سات ملزمان کو قصوروار قرار دیا ہے تاہم قتل کی سازش کا مبینہ سرغنہ شکنتلا یادو عرف سمندری اور اس کا ایک بیٹا اب تک پولیس کی گرفت سے باہر ہیں اور ان کی تلاش جاری ہے۔ بنڈیل گرام پنچایت کی سابق پردھان رتو سنگھ کے شوہر تھے دلیپ رام مقتول کی اہلیہ رتو سنگھ نے تین افراد برجو پاسوان، ارجن سنگھ اور سنجے مشرا کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ ان میں سے ایک نے خود سپردگی کی، جبکہ باقی دو کو پولیس نے گرفتار کیا۔ تاہم تحقیقات میں ان کا قتل سے تعلق ثابت نہ ہونے پر بعد میں تینوں کو رہا کر دیا گیا۔ ابتدائی طور پر اس قتل کی تفتیش بنڈیل جی آر پی نے شروع کی بعد میں مقدمہ چنسورہ تھانے کو منتقل کر دیا گیا۔ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ بنڈیل کی رہائشی شکنتلا یادو عرف سمندری کا دلیپ رام کے ساتھ زمین کا تنازع تھا، جس کی وجہ سے مبینہ طور پر کرائے کے قاتلوں کے ذریعے ان کا قتل کرایا گیا۔

پولیس نے شکنتلا یادو کے ایک بیٹے منگل یادو سمیت تین افراد کو گرفتار کیا۔ ان سے پوچھ گچھ کے دوران اکبر نامی ایک شخص کا نام سامنے آیا تھا جسے بعد میں ناگپور سے گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد مزید تین افراد کو بھی گرفتار کیا گیا۔

ڈی ایڈکشن سنٹر میں عورت کے ساتھ بار بار 'گینگ ریپ' اور بدسلوکی: دتہ پوکر میں مالک گرفتار

شمالی 24 پرگنہ (عوامی نیوز سروس) باز آباد کاری کی آڑ میں چلنے والے ایک ڈی ایڈکشن سنٹر پر سلسلہ وار گینگ ریپ کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر، سنٹر کے مالک کو بالآخر گرفتار کر لیا گیا ہے، اور پولیس دوسروں کے ملوث ہونے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ گھناؤنا واقعہ شمالی 24 پرگنہ کے دتہ پوکور علاقے میں پیش آیا جس سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ حکام اس بات کا تعین کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا اس طرح کی زیادتی کا شکار اور بھی ہیں۔

پولیس ذرائع نے انکشاف کیا کہ علاج کے لیے داخل 31 سالہ خاتون کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس پر بار بار حملہ کیا گیا اور یہاں تک کہ بدسلوکی کے دوران ریکارڈ کی گئی ویڈیوز کا استعمال کر کے بلیک میل کیا گیا۔ متاثرہ شخص سینٹر سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا اور بعد میں اس نے پولیس اسٹیشن میں باقاعدہ شکایت درج کرائی۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس نے دتہ پوکر میں واقع ڈی ایڈکشن سنٹر کے مالک سندیپن مجمدار کو گرفتار کرلیا۔ اس کیس کا ایک اور ملزم، اجے سردار نامی عملے کا رکن، مفرور ہے۔ گرفتار مالک کو منگل کو بارسات عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں جج نے اسے پانچ دن کی پولیس تحویل میں دے دیا۔

پولیس اور عدالتی ذرائع کے مطابق خاتون کے اہل خانہ نے تقریباً ایک سال قبل اسے شراب کی لت پر قابو پانے میں مدد کرنے کے لیے اسے دتہ پوکر کے علاقے دار پوکر میں واقع سینٹر میں داخل کرایا تھا۔ الزام ہے کہ علاج کے بہانے مالک اور عملہ کا ایک رکن اسے بار بار دفتر میں طلب کرتا اور اس کے ساتھ جنسی زیادتی کرتا۔ ان پر بدسلوکی، جان سے مارنے کی دھمکیاں اور جسمانی تشدد کی ویڈیوز کے ذریعے بلیک میلنگ کے الزامات بھی ہیں۔ متاثرہ نے دعویٰ کیا کہ مرکز میں دیگر خواتین رہائشیوں کے ساتھ بھی اسی طرح کے غیر انسانی سلوک کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ اس سال 13 مئی کو مرکز سے فرار ہوگئی تھی، اس کے باوجود ملزمان کی جانب سے دھمکیوں کا سلسلہ جاری رہا۔

پیر کی رات دتہ پوکر پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی گئی۔ پولیس نے اسی رات سندیپن کو بارسات کے پر بھاشا علاقے سے گرفتار کیا تھا۔ اس کے خلاف اجتماعی عصمت دری، غلط قید اور حملہ سمیت متعدد الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ وہ مفرور اجے سردار کو تلاش کرنے کے لیے گرفتار شخص سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس ڈی ایڈکشن سینٹر کی سرگرمیوں اور علاج کی آڑ میں کوئی اور بے ضابطگی تو نہیں ہوئی اس کی بھی چھان بین کی جارہی ہے۔

وزیر اعلیٰ 'عالمی یوم قبائلی' کے موقع پر جھاڑگرام کا دورہ کریں گے

جھاڑگرام: 28 جولائی (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری ''عالمی یوم قبائلی'' کی تقریبات میں شرکت کے لیے جھاڑگرام کا دورہ کرنے والے ہیں۔ وہ 9 اگست کو ضلع کا دورہ کریں گے۔ یہ وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد شبھیندو ادھیکاری کا جھاڑگرام کا پہلا دورہ ہے۔ ضلعی انتظامیہ پہلے سے ہی اس تقریب کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جھاڑگرام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر میں پیر کو ایک تیاری میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ شرکاء میں خودی رام ٹوڈو (وزیر برائے قبائلی ترقی)، راجیش مہتو (وزیر مملکت برائے حیوانات کے وسائل کی ترقی کے آزادانہ چارج)، امیہ کسکو (وزیر مملکت برائے زراعت)، جھارگرام کے ایم ایل اے لکشمی کانتا سو، بن پور ایم ایل اے پرنتا توڈو، ضلع مجسٹریٹ اکانکشا بھاسکر، ضلع کے مختلف محکموں کے سپرنٹنڈنٹ منگلاون اور پولیس افسران شامل تھے۔ قبائلی برادری کے اندر مختلف سماجی تنظیموں کے نمائندے بھی اجلاس میں موجود تھے۔

انتظامی ذرائع کے مطابق، وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری 9 اگست کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے جھاڑگرام پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہ جھاڑگرام اسٹیڈیم میں منعقد 'ورلڈ انڈیجینس پیپلس ڈے' پروگرام میں شرکت کریں گے۔ تقریب میں قبائلی برادری سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ مزید برآں، پروگرام میں قبائلی برادری کی ثقافتی پرفارمنس اور مختلف سرکاری اسکیموں کے تحت فوائد کی تقسیم کو بھی پیش کیا جائے گا۔

بن پور کے ایم ایل اے پرنتا ٹوڈو نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ ''عالمی یوم قبائلی' پروگرام میں شرکت کے فوراً بعد واپس آئیں گے۔ انہوں نے کہا، ''مختلف قبائلی برادری کی تنظیموں کے نمائندوں سے اس تقریب کے بارے میں رائے طلب کی گئی تھی۔ جھاڑگرام اسٹیڈیم میں 15,000 سے زیادہ لوگوں کا اجتماع متوقع ہے۔'' انتظامی ذرائع نے تصدیق کی کہ اس متوقع ٹرن آؤٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام تیاریاں کی جارہی ہیں۔

خواتین سے بدسلوکی اور موبائل چوری میں ملوث بس کنڈکٹر سونو گرفتار

کولکاتا: 28 جولائی (عوامی نیوز سروس) خواتین مسافروں کے ساتھ بدسلوکی اور بس روٹ نمبر 227 (بی این آر-بانگور) پر موبائل فون چوری کی مسلسل شکایات کے بعد کولکاتا پولیس کے محکمہ سراغرسانی (ڈیٹیکٹو ڈپارٹمنٹ) کے واچ سیکشن نے خفیہ تحقیقات شروع کیں۔

پولیس نے شکایات کی تصدیق کے لئے اپنے اہلکاروں کو عام مسافروں کے بھیس میں مذکورہ روٹ پر تعینات کیا۔ کئی روز تک نگرانی اور شواہد جمع کرنے کے بعد ملزم بس کنڈکٹر عمران حسین عرف سونو، ساکن مہیش تلہ کی شناخت کی گئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔

پولیس کے مطابق ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا کہ ملزم پر خواتین مسافروں کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور سفر کے دوران موبائل فون چوری کرنے کے الزامات ہیں۔ اسے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے مزید پوچھ گچھ کے لیے پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا۔

گرفتاری کے بعد متعلقہ بس کے مالک نے بھی ملزم کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔

پولیس حکام کا کہنا ہے کہ اس معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور یہ جانچ بھی کی جا رہی ہے کہ آیا ملزم اس نوعیت کی دیگر وارداتوں میں بھی ملوث رہا ہے یا نہیں۔ اگر کسی مسافر کے ساتھ اس نے بدسلوکی یا موبائل چوری کی ہو تو وہ آگے آ کر پولیس سے رابطہ کرے تاکہ مزید شواہد جمع کئے جا سکیں۔

کولکاتا پولیس اہلکار نے کہا ہے کہ خواتین مسافروں کے تحفظ اور عوامی ٹرانسپورٹ میں جرائم پر قابو پانے کے لئے اس طرح کی خفیہ کارروائیاں آئندہ بھی جاری رہیں گی، اور خواتین کے خلاف جرائم یا جیب تراشی میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

تاحال پولیس کی جانب سے اس معاملے میں کسی دوسرے ملزم کی گرفتاری یا مزید برآمدگی کی سرکاری تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔

کوچ بہار میں ترنمول کے واحد نمائندہ سیتائی ایم ایل اے کے مبینہ فرضی ایس سی سرٹیفکیٹ کی جانچ کا حکم!

کوچبہار: 28 جولائی (عوامی نیوز سروس) ایک ایم ایل اے جس نے مبینہ طور پر جعلی شیڈول کاسٹ (ایس سی) سرٹیفکیٹ کا استعمال کرتے ہوئے ایک مخصوص نشست سے انتخاب لڑا! اس الزام پر کارروائی کرتے ہوئے بلاک انتظامیہ نے کوچ بہار کے سیتائی سے ایم ایل اے سنگیتا رائے کی رہائش گاہ پر نوٹس بھیجا ہے۔ اسے اپنے ایس سی سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے لیے بی ڈی او آفس میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ بی ڈی او نے یہ خط سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) کی ہدایت کے تحت جاری کیا۔ انتظامیہ نے آج، منگل کے لیے تصدیق کا وقت مقرر کیا ہے۔ تاہم ایم ایل اے کا پتہ نہیں چل سکا۔

بی جے پی اور جی سی پی اے کے حمایت یافتہ امیدوار آشوتوش برمانے اسمبلی انتخابات کے بعد سے ہی جعلی ایس سی سرٹیفکیٹ کے استعمال سے متعلق الزامات لگائے تھے۔ پولنگ کے بعد ایس ڈی او کے پاس باضابطہ شکایت درج کرائی گئی۔ جب کوئی حل نہ نکلا تو برمانے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ اس کے بعد ایس ڈی او نے ایم ایل اے کو ہدایت دی کہ وہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے لیے بی ڈی او آفس میں حاضر ہوں۔ ان کی رہائش گاہ پر ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں ضروری دستاویزات کے ساتھ اس منگل کو پیش ہونے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ایم ایل اے گھر پر نہ ملنے کی وجہ سے نوٹس ان کے گھر کی دیوار پر چسپاں کر دیا گیا۔

اس معاملے پر بات کرتے ہوئے آشوتوش برمانے کہا، ''اب نوٹس جاری کیا گیا ہے، لیکن ہم الیکشن کے وقت سے یہ شکایت اٹھا رہے ہیں، اس نے جعلی ایس سی سرٹیفکیٹ کا استعمال کرتے ہوئے الیکشن لڑا، چونکہ یہ ایک ریزرو سیٹ ہے، اس لیے اسے پہلے نمبر پر الیکشن لڑنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ راج بنشی برادری نے اسے اچھی طرح نہیں لیا، ہم نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا، اور اگر اس نوٹس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو ہم ایک بڑی تحریک شروع کریں گے۔''

غور طلب ہے کہ ایم ایل اے بننے کے بعد سنگیتا نے خود کو ممتا بنرجی سے الگ کرلیا تھا اور ترنمول کانگریس کے اندر رتبرتا کی قیادت والے دھڑے سے اتحاد کرلیا تھا۔ اگرچہ اس نے رتبرتا کے کیمپ کی طرف سے بلائی گئی میٹنگ میں شرکت کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ وہ اب بھی ممتا بنرجی کو اپنا لیڈر مانتی ہیں، لیکن اس نے حالات کے دباؤ کی وجہ سے رتبرتا کے گروپ کے ساتھ میٹنگ میں شرکت کی تھی۔

سی سی ٹی وی نے کھول دیا راز، سدیپ داس گرفتار
چوری شدہ گنیش اور لکشمی کے پیتل کے بت برآمد

کولکاتا: 28 جولائی عوامی نیوز سروس) بڑتلہ پولیس اسٹیشن کے حدود میں واقع ایک دفتر سے پیتل کے گنیش اور لکشمی کے دو بتوں سمیت دیگر پیتل کے برتن چوری ہونے کے معاملے میں پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم سدیپ داس کو گرفتار کرلیا۔

پولیس کے مطابق 27 جولائی کو پیش آنے والی اس واردات کے بعد تفتیش کا آغاز کیا گیا اور جائے وقوعہ کے اطراف نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ فوٹیج کی مدد سے ملزم کی شناخت ممکن ہوئی جس کے بعد پولیس نے اسی روز کارروائی کرتے ہوئے سدیپ داس کو گرفتار کرلیا۔

پولیس نے بتایا کہ ملزم کی نشاندہی پر کولکاتا کے گوری شنکر لین میں واقع ایک مکان سے چوری شدہ پیتل کے گنیش اور لکشمی کے دونوں بت برآمد کر لئے گئے۔ اس کے علاوہ دو پیتل کی پلیٹیں اور دو پیتل کے گلاس بھی ضبط کئے گئے۔

پولیس کا کہنا ہے کہ بروقت تفتیش تکنیکی شواہد اور فوری کارروائی کی بدولت چوری شدہ تمام اہم اشیا مختصر وقت میں برآمد کر لی گئیں۔ فی الحال اس معاملے میں مزید کسی گرفتاری یا نئی پیش رفت کی اطلاع نہیں ہے، تاہم کیس کی تفتیش جاری ہے اور ضرورت پڑنے پر مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

اترپاڑہ میں ایک بار پھر سنسان گھر کو نشانہ بنا کر لاکھوں کی چوری ، علاقے میں خوف و ہراس

ہگلی: 28 جولائی (محمد شبیب عالم) اترپاڑہ میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 13 کے چرک ڈانگا روڈ پر واقع ایک رہائشی مکان میں چوروں نے بڑی واردات انجام دیتے ہوئے نقد رقم اور سونے کے زیورات چرا لئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق نند دلال بیرا اور ان کی اہلیہ پریتی بیرا الناتھ کے موقع پر پوری گھومنے گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ مکان کی نچلی منزل کی کھڑکی کی گرل کاٹ کر چور اندر داخل ہوئے پورے گھر کو تہس نہس کر دیا اور الماری سے ایک لاکھ سے زائد نقد رقم کے علاوہ قیمتی سونے کے زیورات لے کر فرار ہو گئے۔ متاثرہ خاتون نے الزام لگایا کہ اترپاڑہ میں چوری کے واقعات مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں، جس سے عام شہری شدید پریشان ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ علاقے میں پولیس گشت میں اضافہ کیا جائے اور اہم سڑکوں پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے جائیں۔ اہل خانہ نے انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ چوری شدہ سامان جلد از جلد برآمد کیا جائے اور ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں اترپاڑہ میں تین ٹوٹو (ای رکشہ) کی بیٹریاں چوری ہونے کے واقعات بھی پیش آئے تھے تاہم ان معاملات میں بھی ملزمان اب تک قانون کی گرفت سے باہر ہیں۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تھانے کی جانب سے بار ہا شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر وہ گھر خالی چھوڑ کر کہیں جائیں تو پہلے پولیس کو اطلاع دیں، لیکن بیشتر لوگ اس حوالے سے احتیاط نہیں برتتے۔

نارتھ ایسٹرن ریلوے
ای-ٹنڈر نوٹس
ڈپٹی چیف الیکٹریکل انجینئر، میکانیکل ورک شاپ، نارتھ ایسٹرن ریلوے، گورکھ پور کی طرف سے وصدر جمہوریہ ہند کی جانب سے طلبی 'کھلا' ای-ٹنڈر آن لائن سے بذریعہ (ای-ٹنڈرنگ) مندرجہ ذیل کام کے لئے،
ٹنڈر نوٹس نمبر: ای ایل-ایم ڈبلیو ایس-جی کے پی-2026-27-08،
کام کی نوعیت: آغاز ماپنے کا گھرا ہوا بس بار قلم کا فیٹ بوگی شاپ میں میکانیکل ورکشاپ، گورکھ پور میں،
تخمینہ لاگت: -/25,37,472 روپے، **ای ایم ڈی رقم:** -/50,800 روپے، **ٹنڈر ڈکومنٹ کی لاگت:** 0.00، پورا ہونے کا وقت/ مدت قبولی خط جاری کی تاریخ سے: 02 مہینے۔
● ای-ٹنڈر کے آن لائن سے 11.00 بجے مورخہ 17.08.2026 کو ہی ڈالا جائے گا۔
● پوری جانکاری و پیش کش جمع ہوگا ، برائے مہربانی انڈین ریلوے آئی آر ای پی ایس آفیشل ویب سائٹ www.ireps.gov.in
ڈپٹی چیف الیکٹریکل انجینئر (ڈبلیو ایس)
گورکھپور
CPRO/Vidyut-111
ٹرین کی چھتوں و پائیدان پر کبھی سفر نہ کریں

مٹیابرج گارڈن ریچ کی معروف سماجی شخصیت محمد سلیم ٹیلر کے صاحبزادے محمد سیف الدین کا نکاح نسیم عالم کی دختر نیک کے ساتھ انجام پانے کی خوشی میں ایک تکلف دعوت ولیمہ کا اہتمام پری بینکویٹ میں کیا گیا جس میں نومنتخب جوڑے کو دعا دینے کیلئے سماج کے ہر مکتبہ فکر لوگوں نے شرکت کی زیر نظر تصویر میں نوشہ سیف الدین اور والد محمد سلیم ٹیلر اور وارڈ 135 کی سابق کونسلر روبینہ ناز و دیگر اہم افراد کو دیکھا جاسکتا ہے۔

ایس ایس کے ایم: وزیراعلیٰ کا بیڈ اور ایم بی بی ایس کے سیٹوں کی تعداد میں اضافہ کا بھی اعلان

کولکاتا ، 28 رجولائی : (عوامی نیوز سروس) چیف منسٹر شوبھندو ادھیکاری نے ریاست کے صحت کے بنیادی ڈھانچے میں بڑی تبدیلیوں کا یقین دلایا۔ منگل کو انہوں نے نبانہ سے کہا کہ ہم ایسا انفراسٹرکچر بنائیں گے کہ ڈاکٹر خود کام کرنے کی ترغیب لیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے ایس ایس کے ایم میں بستروں میں اضافہ اور ایم بی بی ایس میں سیٹوں کی تعداد میں اضافہ کا بھی اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے NEET کے فارغ التحصیل افراد کا خیرمقدم کرتے ہوئے یقین دلایا۔ وزیراعلیٰ نے نبانہ میں NEET امتحان میں مغربی بنگال کے پہلے 100 کامیابی حاصل کرنے والوں کو مبارکباد دی۔ انہیں تحائف اور سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "NEET ایک بہت مشکل قومی سطح کا امتحان ہے۔ آپ نے وہاں کامیابی حاصل کی ہے۔ پورے مغربی بنگال کو آپ کی کامیابی پر فخر ہے۔ انہوں نے انہیں یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ مستقبل میں ڈاکٹر بننے کے بعد گاؤں جا کر علاج کریں۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ آیوشمان بھارت اور قومی صحت مشن کے تحت ریاست میں صحت کی خدمات کو وسعت دینے کا کام جاری ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایم بی بی ایس میں سیٹیں بڑھانے سے ڈاکٹروں اور ہیلتھ ورکرز کی کمی کو بتدریج پورا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ریاست میں ڈاکٹروں اور طبی عملے کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کالمپونگ، علی پور دوار، مغربی بردوان اور جنوبی دیناج پور میں نئے میڈیکل کالج اور شمالی بنگال میں ایمس قائم کرنے کے منصوبوں پر بھی روشنی ڈالی، جن کا حال ہی میں بجٹ میں اعلان کیا گیا تھا۔ اپنی تقریر میں شوبھندو نے ڈاکٹروں کے لیے ہر جگہ کام کرنے کا بہتر ماحول پیدا کرنے کا بھی یقین دلایا، بلاک ہیلتھ سینٹرز سے لے کر سرکاری اسپتالوں تک۔ ان کے الفاظ میں، ڈاکٹر صحت مند ماحول میں کام کریں گے۔ انہیں علاج فراہم کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔ اس بنیاد پر، انہوں نے تبصرہ کیا، ایس ایس کے ایم میں مزید بستروں کا اضافہ کیا جائے گا۔" وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پرائیویٹ ہیلتھ کیئر سیکٹر کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ان کے الفاظ میں، اڈانی گروپ نے نیوٹاؤن میں بین الاقوامی معیار کا 2,000 بستروں کا اسپتال بنانے کے لیے زمین حاصل کی ہے۔ اس میں سے 1,000 بستر مالی طور پر کمزور لوگوں کے علاج کے لیے مختص کیے جائیں گے۔.NEET1 کے ہونہار طلباء کو کہاں سے نوازا جاتا ہے؟ NEET کے پہلے 100 ہونہار طلباء کو مغربی بنگال حکومت کی طرف سے نبانہ میں منعقدہ ایک تقریب میں نوازا گیا۔

کولکاتا کے بھوانی بھون میں پولس کی جانب سے منعقدہ تقریب میں رین پروٹیکشن گیئر کٹ کی تقسیم اور ٹول فری نمبروں کی نقاب کشائی کا منظر۔۔

کرپشن کیس میں ابھیشیک بنرجی کے پی اے کو ہائی کورٹ سے جھٹکا

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ٹی ایم سی ایم پی ابھیشیک بنرجی کے پرسنل اسسٹنٹ سمیت رائے کو مبینہ زمین سے متعلق بدعنوانی کیس میں کلکتہ ہائی کورٹ سے فوری راحت نہیں ملی۔ منگل کو جسٹس تیرتھنکر گھوش کی عدالت میں سماعت کے دوران سمیت رائے نے پیشگی ضمانت کی سماعت تک گرفتاری سے تحفظ کی درخواست کی۔ عدالت نے فوری تحفظ فراہم کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات جاری ہیں اور اب تحفظ نہیں مانگنا چاہیے۔ اگلی سماعت بدھ کو ہوگی۔ سماعت کے دوران سومیت رائے کے وکیل سبیا ساچی بنرجی نے پولس کی شکایت کو بے بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مقدمے میں مذکورہ زمینیں سرکاری ریکارڈ میں درج ہیں اور زمین کے مالکان کی شناخت کرلی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مڈل مین سوجے ہاجرہ کی جانب سے مبینہ طور پر کامک اسٹریٹ پر پیسے دینے کے لیے آنے کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ سمیت رائے کی جانب سے انکم ٹیکس کے دستاویزات بھی عدالت میں پیش کیے گئے۔ اس کے جواب میں ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل راجدیپ مجومدار نے الزام لگایا کہ زمین کے اصل مالکان نے پولس کے پاس اپنے بیانات درج کرائے ہیں۔ گاؤں والوں سے انٹرویو کرنے کے بعد، پولس کو پتہ چلا کہ کچھ لوگوں کو مبینہ طور پر زمین چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ فرضی ناموں پر زمین کے دستاویزات اور ریکارڈ بنائے گئے۔ ان میں وشنو رائے، پلٹو رائے، اور کملا رائے جیسے نام شامل ہیں، جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ غیر موجود ہیں۔ حکومت نے عدالت کو مطلع کیا کہ پولس نے مبینہ مڈل مین سوجے ہاجرہ سے کئی دستاویزات ضبط کی ہیں۔ تحقیقات میں سومیت رائے کو مبینہ فوائد کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ یہ لین دین نقدی میں کیا گیا۔ دونوں طرف سے دلائل سننے کے بعد جسٹس تیرتھنکر گھوش نے سومیت رائے کے وکیل سے کہا کہ وہ فی الحال سیکورٹی طلب نہ کریں۔ کیس کی اگلی سماعت بدھ کو ہوگی۔

سابق ڈپٹی میئر آتن گھوش کے قانونی تحفظ میں ہائی کورٹ سے توسیع

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا ہائی کورٹ نے کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے سابق ڈپٹی میئر اور ترنمول کانگریس کے سابق ایم ایل اے آتن گھوش کے قانونی تحفظ میں مزید توسیع کردی ہے، جو زمین سے متعلق بے ضابطگیوں کے معاملے میں ملزم ہیں۔ جسٹس تیرتھنکر گھوش نے منگل کو حکم دیا کہ پولس 14 اگست تک آتن گھوش کے خلاف کوئی سخت یا سخت کارروائی نہیں کر سکے گی۔ عدالتی ذرائع کے مطابق بدھان نگر نارتھ پولس اسٹیشن نے حال ہی میں کاشی پور-بیل گچھیا کے سابق ایم ایل اے آتن گھوش اور ان کی بیٹی پر یہ درشنی گھوش کو زمین سے متعلق الزامات کی تحقیقات کے مفاد میں پوچھ تاچھ کے لیے طلب کیا تھا۔ اس واقعہ کے فوراً بعد آتن گھوش نے گرفتاری سے بچنے کے لیے پیشگی ضمانت کے لیے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ معروف وکیل آیان بھٹا چاریہ اس کیس میں ان کی نمائندگی کررہے ہیں۔ جسٹس تیرتھنکر گھوش کی بنچ میں کیس کی اگلی سماعت 10 اگست کو مقرر کی گئی ہے۔ گزشتہ سماعت میں عدالت نے یہ بھی واضح کردیا تھا کہ کیس زیرالتوا ہونے کے دوران اتین کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ سماعت کے دوران ریاست کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے، جج نے ریاست سے کہا کہ درخواست گزار کو گرفتار نہ کریں، بہت سے معاملات میں، یہ دیکھا جاتا ہے کہ تحفظ کی مدت ختم ہونے سے پہلے ایک دن کے اندر گرفتاریاں کی جاتی ہیں۔ جج کی تشویش کے جواب میں، ریاست کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ پولس بنیادی طور پر صورتحال کے لحاظ سے ضروری اقدامات کرتی ہے۔ تاہم، ریاست نے عدالت کو یقین دلایا کہ کیس کے دوران آتن گھوش کے خلاف کوئی سخت کارروائی نہیں کی جائے گی اور اس سلسلے میں پولس کو نئی مناسب ہدایات دی جائیں گی۔

منگل کو کولکاتا میں بائیں بازو کی طلبہ تنظیموں نے سابق مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر جیت کا جشن مناتے ہوئے NTA کی منسوخی، مظاہرین کے خلاف مقدمات واپس لینے، تعلیم کی نجکاری کو ختم کرنے اور NEP 2020 کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ جلوس شیام بازار سے شروع ہوا اور کالج اسٹریٹ کی طرف جاتے ہوئے۔

پوجا سے پہلے سڑکوں کی مرمت کی جائے سکریٹریوں کو شوبھندو کی سخت ہدایات

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ریاست کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ کولکاتا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ شہر کی مختلف سڑکیں گڑھوں سے بھری ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے مقامی لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بار شوبھندو حکومت نے سڑکوں کو لے کر سخت پیغام دیا ہے۔ درگا پوجا سے پہلے سڑکوں کی مرمت ہونی چاہیے۔ چیف منسٹر نے سکریٹریوں کی میٹنگ میں یہ حکم دیا۔ واضح ہو کہ مانسون کی آمد کے فوراً بعد کئی سڑکوں کی حالت خراب ہے۔ شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ ٹینڈرز صحیح طریقے سے ہونے چاہئیں۔ تمام سڑکوں کی مرمت کا کام 10 اکتوبر تک مکمل ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ کو 500 کروڑ روپے دیے جا رہے ہیں۔ پچھلی حکومت نے دکانداروں کو دھوکہ دیا، ان سے بات کر کے مسئلہ کو حل کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے بھی سکریٹریوں کی میٹنگ میں یہ اعلان کیا کہ آیوشمان بھارت دیوس 16 اگست کو نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں منایا جائے گا۔ جو لوگ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت نہیں آتے ہیں انہیں اس دن چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیم کے تحت لایا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال حکومت کی چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیم (MMSBY) کو ریاستی کابینہ کی منظوری کے بعد سوموار کو شروع کیا گیا تھا۔ بنیادی طور پر، حکومت نے ان خاندانوں کے لیے ہیلتھ انشورنس شروع کی ہے جنہیں آیوشمان بھارت اسکیم کے فوائد نہیں مل رہے ہیں، لیکن انہیں صحت کی خدمات کی ضرورت ہے۔

اکتوبر سے پولس کو اب دو ہزار روپئے بطور راشن الاؤنس ملے گا: وزیراعلیٰ

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) درگا پوجا سے پہلے، بنگال حکومت نے پولس اہلکاروں کے لیے راشن الاؤنس میں اضافے کا اعلان کیا ہے، اکتوبر میں شروع ہونے والے راشن الاؤنس 2,000 اضافی ملے گا۔ واضح ہو کہ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے ریاستی پولس اہلکاروں کے لیے راشن الاؤنس میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اکتوبر سے پولس اہلکاروں کو راشن الاؤنس کے طور پر 1500 کے بجائے اب 2,000 ملے گا۔ اس کا مطلب ہے 500? کا اضافہ۔ وزیر اعلیٰ نے اسے پولیس اہلکاروں کے لیے درگا پوجا "تحفہ" قرار دیا۔ چیف منسٹر نے منگل کو بھوانی بھون میں بھتہ خوری اور سنڈیکیٹ راج کو روکنے کے لیے ٹول فری ہیلپ لائن نمبر شروع کرنے کے پروگرام کے دوران راشن الاؤنس میں اضافے کا اعلان کیا۔ شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ خالی ہاتھ بھوانی بھون نہیں لوٹ سکتے، اس لیے انہوں نے پولس اہلکاروں کو درگا پوجا کا تحفہ دیا ہے۔ انہوں نے ان پر بھی زور دیا کہ وہ بہتر کام کریں اور عوام کی خدمت کریں۔ وزیر اعلیٰ نے ٹریفک پولس اہلکاروں کے لیے خصوصی انتظامات کا بھی اعلان کیا۔ گزشتہ چند ہفتوں سے کولکاتا میں ہونے والی بارش کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ انہیں ٹریفک پولس افسران کو ناقص معیار کی چھتریوں کے ساتھ بارش میں بھیگتے ہوئے دیکھ کر دکھ ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بارش میں ڈیوٹی انجام دینے سے پولس افسران کی صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (NDRF) اور HIDCO سے درخواست کی کہ وہ کولکاتا کے ٹریفک اہلکاروں اور ریاستی پولس کو ان کے متعلقہ فنڈز سے اچھے معیار کی چھتری، رین کوٹ اور گمبوٹ فراہم کریں۔ وزیر اگنی مترا پال نے بھی اس تجویز کو منظوری دی۔ ٹریفک پولس افسران کو بارش سے بچاؤ کے ضروری آلات فراہم کرنے کا اعلان منگل کو بھوانی بھون میں کیا گیا۔

درگا پوجا سے پہلے 14000 کانسٹیبل کی بھرتی، پولس نظام تجدید کی تیاری: شوبھندو

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے ریاست کے پولس نظام کو مضبوط اور جدید بنانے کا ایک بڑا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ درگا پوجا سے قبل ریاست میں 14,000 کانسٹیبلوں کی بھرتی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں پولس اہلکاروں کی تعداد قومی اوسط سے کافی کم ہے۔ اوسط قومی پولس فورس 155 ہے، جب کہ بنگال میں یہ تعداد 106 کے لگ بھگ ہے۔ اتر پردیش میں فی 100,000 آبادی پر 200 پولس اہلکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے پولس نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اتر پردیش ماڈل سے سبق حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی پولس میں اس وقت تقریباً 47,000 آسامیاں خالی ہیں۔ آنے والے سالوں میں 100,000 کانسٹیبل بھرتی کرنے کا ہدف ہے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق 14,000 کانسٹیبل پہلے ہی اپنی تربیت مکمل کر چکے ہیں، لیکن او بی سی تحفظات کے تنازعہ کی وجہ سے ان کی تقرری رک گئی تھی۔ اب یہ معاملہ حل ہونے کے بعد کہا گیا ہے کہ ان 14 ہزار کانسٹیبلوں کی بھرتی درگا پوجا سے پہلے مکمل کر لی جائے گی۔ مزید کہا کہ پولس کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے جدید الیکٹرانک سسٹم، سی سی ٹی وی اور باڈی کیمرہ ٹیکنالوجی نصب کرنے کا منصوبہ ہے۔ کنٹرول رومز کو بھی جدید بنایا جائے گا۔ کولکاتا سمیت ریاست بھر کے پولس اسٹیشنوں میں سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے پولس گاڑیوں میں تبدیلی کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ پولس کی بہت سی گاڑیاں 15 سال سے زیادہ پرانی ہیں اور کئی گاڑیوں کے کاغذات کی تجدید نہیں ہوئی ہے۔ ان پرانی گاڑیوں کو مرحلہ وار ختم کر کے مستقبل میں جدید گاڑیاں فراہم کی جائیں گی۔ پولس کوارٹرز کی حالت بہتر بنانے اور انہیں رہائش کے قابل بنانے پر مزید زور دیا جائے گا۔ چیف منسٹر نے ریاست میں ایک نئی تحقیقاتی ایجنسی، سی آئی اے کے قیام کے بارے میں بھی بات کی، جو کہ قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی طرز پر ہے۔

بالغ شہریوں کو اپنی شریک حیات کے انتخاب کا حق ہے: ہائی کورٹ

کولکاتا ،28 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے مغربی بنگال پولس کو ہدایت کی ہے کہ وہ بدھ کو ہوڑہ میں ہونے والی بین المذاہب شادی کیلئے مناسب حفاظتی انتظامات کرے اور خوشگوار شادی کو یقینی بنائے۔ عدالت نے کہا کہ اس ملک کے بالغ شہریوں کو اپنے جیون ساتھی کا انتخاب کرنے کا حق ہے۔ عدالت نے یہ ریمارکس مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے نوجوان اور خاتون کی جانب سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران دیے جس میں ان کی شادی کے لیے پولس تحفظ کی استدعا کی گئی تھی۔ ان کے وکیل نے دعویٰ کیا کہ انہیں شادی کے فیصلے کی مقامی مخالفت کی وجہ سے اپنی حفاظت کا خدشہ ہے۔ واضح ہو کہ ہوڑہ (دیہی) کے پولس سپرنٹنڈنٹ امیت ورما نے منگل کو کہا کہ ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل کے لیے مناسب اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے سوموار کو درخواست کی سماعت کرتے ہوئے پولس کو ہدایت دی کہ بدھ کو ہونے والی شادی کے دوران درخواست گزاروں کو مناسب سیکورٹی فراہم کی جائے۔ جسٹس بھٹاچاریہ نے کہا کہ اگرچہ کیس میں بین المذاہب شادی شامل ہے، یہ عدالت اس میں کوئی رکاوٹ نہیں دیکھتی ہے، کیونکہ درخواست گزار اس ملک کے بالغ شہری ہیں اور انہیں اپنے جیون ساتھی کا انتخاب کرنے کا حق ہے۔ عدالت نے پولس کو یہ بھی ہدایت کی کہ شادی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ جسٹس بھٹاچاریہ نے ہوڑہ کے اولوبیریا پولس اسٹیشن کے انسپکٹر انچارج کو ہدایت دی کہ وہ شادی کی تقریب کے سات دنوں کے اندر تعمیل رپورٹ داخل کریں اور اگلی سماعت 10 اگست کو مقرر کی جائے۔

وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے نبانہ میں بدعنوانی کے خلاف یونائیٹڈ پہل کے تحت شہریوں کی شکایات کیلئے چار وقف شدہ ٹول فری ہیلپ لائن نمبروں کا آغاز کرتے ہوئے۔۔

ملن میلے سے وزیراعلیٰ کی محکموں کے آڈٹ کا اعلان

کولکاتا ، 28 رجولائی : (عوامی نیوز سروس) اس بار شکایت آنے پر اندرونی آڈٹ کے بجائے ہر محکمے کو باقاعدہ کیلنڈر پر اندرونی آڈٹ کرنا ہوگا۔ ملن میلہ میٹنگ سے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے یہ ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پچھلی حکومت کے دوران اگر کوئی شکایت ہوتی تھی تو آپ انٹرنل آڈٹ کراتے تھے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہوگا۔ ریاستی حکومت کے متعدد پروگرام چل رہے ہیں۔ ریاستی حکومت ہر محکمے کے لیے انفراسٹرکچر بنانے کے لیے جو کچھ ہو سکے گی فراہم کرے گی، کوئی مالی مشکل نہیں ہوگی۔ ضرورت پڑنے پر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کا تعاون بھی لیا جائے گا۔ چیف منسٹر نے آج میلان میلہ کے احاطے میں داخلی آڈٹ پر مختلف محکموں اور محکمہ خزانہ کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات تھیں کہ یہ کوئی سیمپل سروے نہیں ہے، ہر محکمے کا آڈٹ کیا جائے گا، اس کی رپورٹ وزیر اعلیٰ آفس کو بھیجی جائے گی۔ پچھلی حکومت کے دوران آڈٹ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی تضادات سامنے آئیں۔ ہم اس کا اعادہ نہیں چاہتے۔ نبانہ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ نے میٹنگ میں ایسی ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے سکریٹریوں کو درگا پوجا سے پہلے سڑکوں کو ٹھیک کرنے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے سکریٹریوں کو آج ملاقات کرنے کی ہدایت دی کہ مانسون کے بعد کئی سڑکوں کی حالت خراب ہے، اس سے متعلق تمام معاملات میں ٹھیک سے ٹینڈرز کیے جائیں، تمام سڑکوں کو ٹھیک کرنے کا کام 10 اکتوبر تک مکمل کیا جائے، اس کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ کو 500 کروڑ روپے دیے جا رہے ہیں۔ میٹنگ میں وزیر اعلی نے کہا کہ پچھلی حکومت نے دکانداروں کے ساتھ دھوکہ کیا، ہمیں ان سے بات کرنی ہے اور ان کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ نبانہ ذرائع کے مطابق وزیر اعلی نے محکمہ تعمیرات عامہ کے سکریٹری کو ہدایت دی۔ دریں اثنا، آیوشمان بھارت کا دن 16 اگست کو نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں منایا جائے گا۔ نبانہ ذرائع کے مطابق وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری نے سکریٹریوں کی میٹنگ میں اس کا اعلان کیا۔ وہ لوگ جو اس دن آیوشمان بھارت پروگرام کے تحت نہیں آئیں گے انہیں چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیم پروگرام کے تحت لایا جائے گا۔ آپ تیاری کریں، ہم 16 اگست کو نیتا جی انڈور اسٹیڈیم میں ایک تقریب منعقد کریں گے۔

☆

کولکاتا پولس کا ایک ٹرائل مانیٹرنگ ایپ تیار کرنے پر تبادلہ خیال

کولکاتا ، 28 رجولائی : (عوامی نیوز سروس) اب، توجہ صرف گرفتاریوں پر نہیں ہے بلکہ مجرمین کو سزا دلانے کیلئے بھی توجہ مرکوز رہے گی۔ جس کیلئے کولکاتا پولس ایک ٹرائل مانیٹرنگ ایپ تیار کرے گی صرف مجرموں کی گرفتاری تک محدود نہیں ہے، لالبازار میں پولس ہیڈکوارٹر اب پرانے مقدمات کی پیش رفت پر بھی نظر رکھے گا۔ اس مقصد کے لیے کولکاتا پولس نے تقریباً 360 پرانے زیر التواء مقدمات کی نشاندہی کی ہے۔ ان مقدمات کی سماعت اور پیشرفت پر نظر رکھنے کیلئے ایک ٹرائل مانیٹرنگ ایپ تیار کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ پولس افسران نے حالیہ میٹنگ میں اس ایپ پر تبادلہ خیال کیا۔ پولس ذرائع کے مطابق جرم کے ارتکاب کے بعد ملزم کی گرفتاری اور جرم ثابت ہونے پر سزا کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے لال بازار میں محکمہ انٹیلی جنس کے اندر ایک ٹرائل مانیٹرنگ سیل قائم کیا گیا ہے۔ اس سیل نے مانیٹرنگ کے لیے تقریباً 360 پرانے کیسز کا انتخاب کیا ہے۔ ان میں کچھ ایسے بھی شامل ہیں جو پہلے ریاستی پولس کے دائرہ اختیار میں تھے لیکن اب عدالتی احکامات پر کولکاتا پولس کو ان کی تحقیقات اور ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ شناخت شدہ کیسز میں پارک سٹریٹ میں آگ لگنے سے ہونے والی اموات اور ڈھکوریا کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں لگنے والی آگ شامل ہیں جس میں بڑی تعداد میں مریض ہلاک ہو گئے تھے۔ مزید برآں، مختلف تھانوں کے کئی اہم مقدمات ہیں جو ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں۔ پولس کے مطابق کئی کیسز میں تفتیشی افسران ریٹائر یا ٹرانسفر ہو چکے ہیں۔ بہت سے معاملات میں، گواہوں کے گواہی دینے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے مقدمے کی سماعت روک دی جاتی ہے۔ بعض گواہ وقت پر عدالت میں پیش نہیں ہو رہے۔ کئی معاملات میں تمام ملزمان کے ایک ساتھ عدالت میں پیش نہ ہونے کی وجہ سے الزامات طے کرنے کا عمل بھی تاخیر کا شکار ہو رہا ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے، بہت سے مقدمات کی سماعت سست رفتاری سے جاری ہے۔ مقدمات کی سماعت میں تیزی لانے کے لیے ٹرائل مانیٹرنگ سیل کے افسران تفتیشی افسران اور سرکاری وکلاء سے بات چیت کر رہے ہیں تاکہ تاخیر کی وجوہات کا جائزہ لیا جا سکے۔ لالبازار ان مقدمات کی باقاعدہ نگرانی کے لیے ایک ٹرائل مانیٹرنگ ایپ تیار کرنے پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق ایپ ہر زیر التوا کیس کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرے گی۔ اسے اسٹیشن کے پولیس افسران، تفتیشی افسران، ٹرائل مانیٹرنگ سیل کے افسران، اور کولکاتا پولس کے سینئر افسران کے ساتھ ساتھ استغاثہ اور عدالت کے ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایپ کیس کی صورتحال، کتنے گواہوں نے گواہی دی اور کتنے زیر التواء، کتنے ملزمان جیل میں ہیں اور کتنے ضمانت پر باہر ہیں کی معلومات فراہم کرے گی۔ مزید برآں، اب تک کتنی سماعتیں ہوئیں، اگلی سماعت کی تاریخ، اور کیس کی موجودہ صورتحال کے بارے میں تمام معلومات ایک جگہ پر دستیاب ہوں گی۔

رادھا نگر: غیر قانونی کٹائی فیکٹری پر پولس کا چھاپہ کثیر مقدار میں لوہے کی سلاخیں ضبط، ایک گرفتار

آسنسول:28 رجولائی، (عوامی نیوز سروس): ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر، کلٹی تھانہ کے نعمت پور پولیس چوکی کی ٹیم نے رادھا نگر علاقے میں ایک مبینہ غیر قانونی لوہے کی کٹائی کی فیکٹری پر چھاپہ مارا اور تقریباً 4000 کلوگرام لوہے کی سلاخیں، ایک گیس کٹر، ایک ویٹ مشین اور دیگر کاٹنے کا سامان قبضے میں لے لیا گیا۔ پولس کے مطابق فیکٹری مبینہ طور پر ببلو ساؤ کی ہے۔ چھاپے کے دوران فیکٹری میں کام کرنے والے جئے کمار روی داس کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسے منگل کو آسنسول ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا گیا۔ پولس کا کہنا ہے کہ وہ پوچھ گچھ کے لیے ملزم سے سات دن کی پولیس ریمانڈ مانگے گی۔ پولس اب ضبط شدہ لوہے کے ماخذ کی تحقیقات کر رہی ہے، آیا یہ جائز تھا یا چوری، اور اس تجارت میں ملوث دیگر افراد کا کردار۔ ابتدائی تحقیقات میں پولیس کو ایک منظم گروہ کے ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے چھاپے کی اطلاع ملتے ہی فیکٹری کا مبینہ مالک ببلو ساؤ فرار ہو گیا۔ پولس اس کی گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے تفتیشی حکام کا خیال ہے کہ اس کی گرفتاری سے لوہے کی غیر قانونی کان کنی اور اسمگلنگ میں ملوث نیٹ ورک کا پردہ فاش ہوسکتا ہے۔ غور طلب ہے کہ کلٹی نعمت پور صنعتی علاقے میں لوہے کی غیر قانونی کانکنی اور چوری شدہ لوہے کی تجارت کی شکایتیں کافی عرصے سے گردش کر رہی ہیں۔ پولیس نے اشارہ دیا ہے کہ وہ اس نیٹ ورک کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رکھیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ ایک عرصے سے سیاسی سرپرستی میں لوہے کا غیر قانونی کام ہونے کے الزامات لگائے جا رہے ہیں لیکن گزشتہ 15 سالوں میں کبھی بھی لوہے کے غیر قانونی کاروبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی نئی حکومت کے قیام کے بعد لوہے کی تجارت کو روکا جا رہا ہے جس کا عوام خیر مقدم کر رہے ہیں۔ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ کیا پولیس اس کے پیچھے ماسٹر مائنڈ کے خلاف بھی کارروائی کرے گی؟۔

☆

توحید: انسانی شعور، فطرت اور تاریخ کی اصل بنیاد...

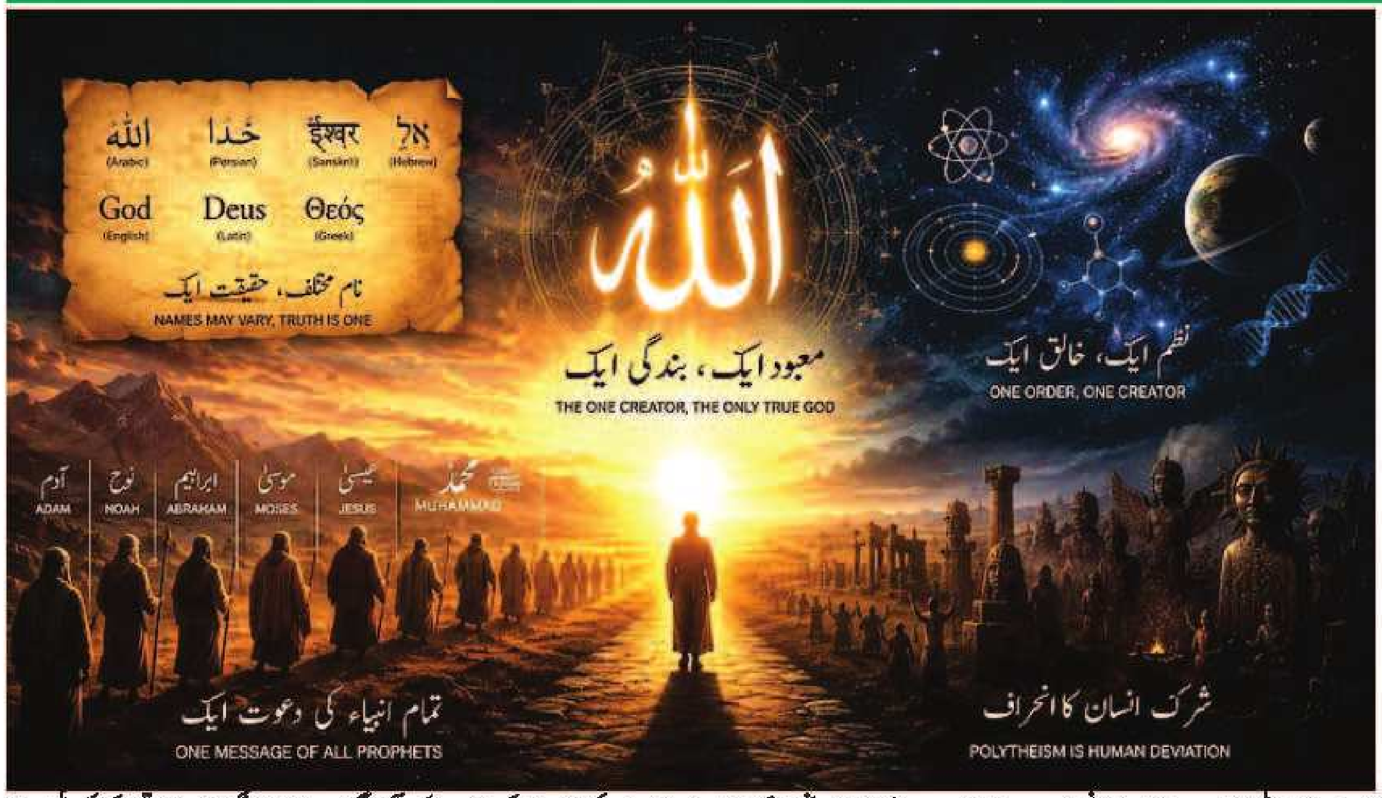

ایف اے مجیب

انسانی فکر کی پوری تاریخ پر اگر ایک غیر جانب دار نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا سب سے قدیم اور بنیادی سوال یہ نہیں تھا کہ وہ کون سی تہذیب سے تعلق رکھتا ہے یا کس زبان میں گفتگو کرتا ہے، بلکہ یہ تھا کہ اس کا خالق کون ہے۔ یہی سوال بعد میں مذہب، فلسفے، اخلاق، قانون اور تہذیب کی بنیاد بنا۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کا تصور انسانی شعور کا سب سے پہلا اور سب سے بنیادی تصور ہے، اور اسی تصور کی بنیاد پر انسان اپنی پوری زندگی کی تعبیر متعین کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توحید کا مسئلہ محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ انسانی فکر کی اساس ہے۔

اسلام کا بنیادی دعویٰ یہ ہے کہ انسان کی ابتدا توحید سے ہوئی ہے، شرک سے نہیں۔ حضرت آدم ? سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد ? تک تمام انبیائے کرام ایک ہی دعوت لے کر آئے: خالق ایک ہے، معبود ایک ہے اور بندگی بھی اسی ایک کے لیے ہے۔ یہ محض عقیدے کا بیان نہیں بلکہ تاریخ نبوت کا مسلسل اور غیر منقطع ریکارڈ ہے۔ اگر انبیائے کرام کی پوری تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو ایک حیرت انگیز حقیقت سامنے آتی ہے کہ کسی ایک نبی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انسانوں کو متعدد خداؤں کی عبادت کی دعوت دینے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔ یہ تاریخی تسلسل اپنی ذات میں ایک غیر معمولی دلیل ہے۔ اگر کثرت معبود ہی اصل مذہب ہوتا تو کم از کم تاریخ میں ایک ایسی نبوی روایت ضرور محفوظ ہوتی جو اس کی تائید کرتی، لیکن ایسا نہیں ہے۔

یہ استدلال صرف مذہبی روایت تک محدود نہیں رہتا بلکہ عقل بھی اسی حقیقت کی تائید کرتی ہے۔ پوری کائنات ایک ہی نظم پر قائم ہے۔ کہکشاؤں کی گردش ہو یا زمین کی کشش ثقل، پانی کی ساخت ہو یا زندگی کے حیاتیاتی قوانین، ہر جگہ ایک حیرت انگیز وحدت اور ہم آہنگی دکھائی دیتی ہے۔ نظم ہمیشہ ایک مرکز کا تقاضا کرتا ہے۔ جہاں اختیارات تقسیم ہوتے ہیں وہاں تصادم پیدا ہوتا ہے، لیکن جہاں قانون ایک ہو، حکمت ایک ہو اور نظام ایک ہو، وہاں خالق کا ایک ہونا زیادہ منطقی اور معقول معلوم ہوتا ہے۔ وحدت نظام، وحدت خالق کی خاموش مگر مسلسل گواہی ہے۔

انسانی فطرت بھی اسی حقیقت کی تائید کرتی ہے۔ دنیا کی مختلف قوموں، نسلوں اور تہذیبوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نام مختلف ضرور ہیں، مگر ایک اعلیٰ، برتر اور قادر مطلق ہستی کا تصور تقریباً ہر جگہ موجود ہے۔ عربی میں اللہ، فارسی میں خدا، سنسکرت میں ایشور اور پرماتما، عبرانی میں ایل اور ایلوہ، انگریزی میں God، لاطینی میں Deus اور یونانی میں Theos جیسے الفاظ اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مختلف زبانوں نے ایک اعلیٰ اور واحد ہستی کے لیے مستقل الفاظ محفوظ رکھے ہیں۔ اس کے برعکس متعدد خداؤں کے نام ہر تہذیب میں الگ الگ ہیں اور ان کی فہرستیں وقت اور مقام کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ لسانیات بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسانی شعور نے پہلے ایک برتر ہستی کو پہچانا، بعد میں مختلف قوتوں اور شخصیات کو اس کے ساتھ شریک کیا۔

تاریخ بھی یہی کہانی سناتی ہے۔ شرک کسی نبی کی دعوت کا نتیجہ نہیں بلکہ انسانی انحراف کا نتیجہ ہے۔ ابتدا میں انسان نے بعض غیر معمولی شخصیات کا احترام کیا، پھر احترام تقدیس میں بدلا اور آخرکار عبادت میں تبدیل ہو گیا۔ کہیں سورج، چاند اور ستارے تقدس اختیار کر گئے، کہیں درخت، دریا اور پہاڑ مقدس بن گئے، کہیں بادشاہوں اور بزرگوں کو الوہیت کے درجے پر پہنچا دیا گیا۔ گویا شرک ایک تدریجی تاریخی عمل تھا نہ کہ آسمانی ہدایت کا حصہ۔

یہاں ایک اور سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر متعدد خداؤں کی پرستش خدا ہی کی مرضی ہوتی تو کیا وہ اس کی تعلیم دینے کے لیے بھی رسول نہ بھیجتا؟ تاریخ میں ہمیں ہزاروں انبیاء ؑ کی دعوت کا ذکر ملتا ہے، لیکن کسی ایک نبی کی دعوت بھی کثرت معبود پر قائم نہیں ملتی۔ اس کے برعکس ہر نبی نے انسان کو اس کے اصل مرکز کی طرف بلایا۔ یہ حقیقت اس نظریے کو مزید مضبوط کرتی ہے کہ توحید ہی اصل دعوت تھی اور شرک اس سے انحراف کا نام ہے۔

مذہبیات کے میدان میں بھی بعض محققین نے اس موضوع پر توجہ دی ہے۔ آسٹریا کے ماہر بشریات ولہیم شمٹ نے بھی قدیم قبائل کے عقائد کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ نظریہ پیش کیا کہ ابتدائی انسانی معاشروں میں ایک اعلیٰ خدا کا تصور موجود تھا اور بعد میں مختلف دیوتاؤں کا نظام وجود میں آیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ توحید کو انسانی مذہبی تاریخ کے ایک قدیم تصور کے طور پر سنجیدہ علمی بحث کا موضوع بنایا گیا ہے۔ توحید کا اثر صرف عقیدے تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب معبود ایک ہو تو انسان کی وفاداری تقسیم نہیں ہوتی، اس کا معیار اخلاق ایک رہتا ہے، اس کی عبادت خالص رہتی ہے، اس کی امید ایک رہتی ہے اور اس کی جوابدہی بھی ایک ہی ذات کے سامنے ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جب انسان مختلف قوتوں کو اپنی تقدیر کا مالک سمجھنے لگتا ہے تو اس کا فکری اور اخلاقی مرکز بھی بکھر جاتا ہے۔ اسی لیے انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد کسی نئے خدا کو متعارف کرانا نہیں تھا بلکہ انسان کو اس کے بھولے ہوئے عہد کی یاد دلانا تھا۔ ان کی دعوت ایک نئے مذہب کی نہیں بلکہ اسی ابدی حقیقت کی تجدید تھی جس پر انسانیت کی ابتدا ہوئی تھی۔ اگر نبوت کی پوری تاریخ ایک خدا کی طرف بلاتی ہے، اگر عقل وحدت نظام سے وحدت خالق کا استدلال کرتی ہے، اگر انسانی فطرت ایک اعلیٰ ہستی کی جستجو رکھتی ہے، اگر دنیا کی بڑی زبانیں ایک برتر خدا کے لیے مستقل الفاظ محفوظ رکھتی ہیں، اگر تاریخ میں شرک ہمیشہ اصل عقیدے پر اضافے کی صورت میں سامنے آتا ہے، تو اس نتیجے سے انکار آسان نہیں رہتا کہ توحید محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ انسانی شعور، انسانی فطرت اور انسانی تاریخ کی اصل بنیاد ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نبوت کی پوری تاریخ کسی نئے خدا کی تلاش کی تاریخ نہیں بلکہ انسان کو اس ایک خدا کی طرف واپس بلانے کی تاریخ ہے جس سے اس کا آغاز ہوا، جس کی طرف اس کی ہدایت آئی اور جس کی طرف اسے بالآخر لوٹ کر جانا ہے۔

☆☆☆

انسانیت کی حامی تخلیق...

شیلندر چوہان

ہندی ادب کی جدید تاریخ میں کچھ مصنف ایسے ہیں جن کی تخلیقات وقت گزرنے کے ساتھ پرانی نہیں پڑتیں، بلکہ ہر نئے سماجی اور سیاسی بحران کے درمیان مزید مطابقت کے ساتھ سامنے آتی ہیں۔ بھیشم ساہنی ایسے ہی تخلیق کار ہیں۔ انہوں نے ادب کو صرف جمالیاتی شعور یا تفریح کا ذریعہ نہیں سمجھا، بلکہ انسان اور معاشرے کے درمیان ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو سمجھنے اور انہیں انسانی اقدار کی بنیاد پر دوبارہ قائم کرنے کی تخلیقی کوشش بنایا۔ بھیشم ساہنی کا ادب کسی نظریے کا منشور نہیں، بلکہ انسان کی تکلیف، اس کی جینے کی امنگ، اس کی ستم ظریفیوں اور اس کے اخلاقی امکانات کی ایک قابل اعتماد دستاویز ہے۔

آج جب دنیا فرقہ وارانہ کشیدگی، جنگ، بے دخلی، عدم برداشت اور صارفیت پسند ثقافت کے دباؤ سے نبرد آزما ہے، تب بھیشم ساہنی کا ادب پہلے سے کہیں زیادہ بڑا محسوس ہوتا ہے۔ ان کی تخلیقات ہمیں یہ یقین دلاتی ہیں کہ ادب کا آخری مقصد انسان کو انسان بنائے رکھنا ہے۔ بھیشم ساہنی 8 اگست 1915 کو راولپنڈی (اب پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد انہیں بے دخلی کا درد خود برداشت کرنا پڑا۔ یہی تجربہ ان کے ادب کی حساسیت کی بنیاد بنا۔ انہوں نے انگریزی ادب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، تدریس کی، کچھ عرصہ سوویت یونین میں رہ کر روسی ادب کا ہندی میں ترجمہ کیا اور بعد میں ترقی پسند مصنف تحریک سے فعال طور پر وابستہ ہو گئے۔

وہ معروف اداکار اور تھیٹر کارکن بلراج ساہنی کے چھوٹے بھائی تھے، لیکن انہوں نے اپنی الگ ادبی شناخت قائم کی۔ ان کی شخصیت کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی سادگی اور نظریاتی ایمانداری تھی۔ وہ زندگی میں جتنے سادہ تھے، ان کی زبان بھی اتنی ہی سادہ رہی۔ انہوں نے کبھی مشکل الفاظ یا مصنوعی اسلوب کے سہارے قاری کو متاثر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کی طاقت زندگی کے اندر چھپے ہوئے حقیقت کو گرفت میں لینے میں تھی۔ بھیشم ساہنی کا افسانوی ادب ہندی حقیقت پسندی کی مالا مال روایت کی ایک اہم توسیع ہے۔ پریم چند سے چلی آ رہی سماجی حقیقت پسندانہ نظر ان کے یہاں جدید دور کی پیچیدگیوں کے ساتھ فروغ پاتی ہے۔ وہ معاشرے کو صرف طبقاتی یا سیاسی نقطہ؟ نظر سے نہیں دیکھتے، بلکہ انسان کے اندرونی احساسات اور اخلاقی کشمکش کو بھی اتنی ہی سنجیدگی سے پیش کرتے ہیں۔

بھیشم ساہنی کا سب سے زیادہ معروف ناول 'تمس' ہندی ادب کے لازوال کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ صرف ہندوستان کی تقسیم کا ناول نہیں ہے، بلکہ فرقہ وارانہ سیاست کے طریق؟ کار کا گہرا تجزیہ بھی ہے۔ ناول کا آغاز ایک مردہ سور کو مسجد کے قریب پھینکے جانے کے واقعے سے ہوتا ہے، لیکن آہستہ آہستہ واضح ہوتا ہے کہ فسادات اچانک نہیں ہوتے؛ انہیں منصوبہ بند طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ عام لوگ اقتدار اور سیاست کے کھیل میں مہرے بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 'تمس' کسی ایک برادری کو قصوروار نہیں ٹھہراتا، بلکہ فرقہ واریت کی پوری ذہنیت کو بے نقاب کرتا ہے۔ اس ناول کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تشدد کے درمیان بھی انسانیت کے چھوٹے چھوٹے لمحے زندہ رہتے ہیں۔ یہی بھیشم ساہنی کا تخلیقی نقطہ؟ نظر ہے۔ وہ مایوسی کے اندر بھی انسان کے امکانات تلاش کرتے ہیں۔

ان کے دیگر ناول... 'جھروکے'، 'کڑیاں'، 'بسنتی'، 'میاں داداس کی ماڑی'، 'کنتو' اور 'نیلو نیلیما نیلوفر' بھی ہندوستانی معاشرے کی بدلتی ہوئی صورت حال کی ہمہ جہت تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان ناولوں میں متوسط طبقے، عورت، خاندان، تاریخ، محبت اور سماجی تبدیلی کی پیچیدگیوں کا گہرا تجزیہ ملتا ہے۔ خاص طور پر 'میاں داداس کی ماڑی' تاریخ اور حال کے باہمی تعلق کو سمجھنے والا ایک اہم ناول ہے۔ اگر بھیشم ساہنی کے افسانوی ادب کی بات کی جائے تو وہ ہندی کے بہترین افسانہ نگاروں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں زندگی کا بظاہر معمولی واقعہ آہستہ آہستہ وسیع سماجی معنی اختیار کر لیتا ہے۔ وہ حیرت پیدا نہیں کرتے، بلکہ عام زندگی کی تہوں میں چھپی ہوئی غیر معمولی حقیقت کو سامنے لاتے ہیں۔

'چیف کی دعوت' اقتدار، افسر شاہی اور متوسط طبقے کی ذہنیت پر ایک تیز طنز ہے۔ 'امرتسر آ گیا ہے' تقسیم کے المیے کی ایک ایسی دردناک داستان ہے جس میں خوف، عدم تحفظ اور بے اعتمادی کا ماحول قاری کو اندر تک جھنجھوڑ دیتا ہے۔ 'پالی' فرقہ وارانہ تقسیم کے درمیان انسانی رشتوں کی پیچیدگی کو نہایت حساس انداز میں پیش کرتی ہے۔ 'واڈچو'، 'شوبھا یاترا' اور 'نشانچی' جیسی کہانیاں بھی سماجی ستم ظریفیوں کی طاقتور عکاسی کرتی ہیں۔ بھیشم ساہنی کے کردار کسی مثالی دنیا سے نہیں آتے۔ وہ ہمارے آس پاس کے عام لوگ ہیں۔ ان میں کمزوریاں بھی ہیں اور اخلاقی توانائیاں بھی۔ یہی وجہ ہے کہ قاری ان کے کرداروں کے ساتھ اپنائیت کا رشتہ قائم کر پاتا ہے۔

ڈرامہ نگاری کی حیثیت سے بھی ان کی خدمات نہایت اہم ہیں۔ 'ہانوش'، 'کبیرا کھڑا بازار میں'، 'مادھوی' اور 'معاوضے' جیسے ڈرامے ہندی تھیٹر کی قابل ذکر کامیابیاں ہیں۔ ان ڈراموں میں تاریخ اور اساطیر کے ذریعے عصری سوالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ 'کبیرا کھڑا بازار میں' صرف سنت کبیر کا ڈراما نہیں ہے؛ یہ مذہبی شدت پسندی، اقتدار اور سماجی منافقت کے خلاف انسان کے آزاد شعور کا ڈراما ہے۔ 'مادھوی' عورت کی حالت اور اقتدار کی اخلاقیات پر سنجیدہ سوال اٹھاتا ہے۔

بھیشم ساہنی کی یادداشت 'آج کے ماضی' ہندی خودنوشت نگاری کی بہترین تخلیقات میں شامل ہے۔ اس میں صرف ذاتی زندگی نہیں، بلکہ پورے ادبی اور ثقافتی ماحول کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے۔ اس کتاب سے ان کی شخصیت کی انکساری، خود احتسابی کی صلاحیت اور انسانی نقطہ؟ نظر کا تعارف ہوتا ہے۔ ترجمے کے شعبے میں بھی ان کی خدمات انتہائی اہم ہیں۔ انہوں نے روسی ادب کی متعدد بہترین تخلیقات کا ہندی میں ترجمہ کیا۔ اس سے ہندی قارئین کا عالمی ادب سے تعارف وسیع ہوا۔ روسی حقیقت پسند ادب کے انسانی نقطہ؟ نظر نے بھی ان کی اپنی تحریروں کو گہرائی عطا کی۔

بھیشم ساہنی کی زبان خصوصی توجہ کی متقاضی ہے۔ انہوں نے زبان کو کبھی نمائش کا ذریعہ نہیں بنایا۔ ان کی زبان سادہ، بول چال سے قریب، شفاف اور ابلاغی ہے۔ اس میں غیر ضروری آرائش نہیں، بلکہ تجربے کی صداقت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ادب عام قاری اور سنجیدہ نقاد دونوں کو یکساں طور پر متوجہ کرتا ہے۔ ان کی تخلیقات کی سب سے بڑی قدر ان کا گہرا انسانی نقطہ؟ نظر ہے۔ وہ کسی بھی نظریے کو انسان سے بڑا نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک مذہب اسی وقت بامعنی ہے جب وہ انسانیت کی حفاظت کرے۔ سیاست اسی وقت معنی خیز ہے جب وہ انسان کی عزت کو محفوظ رکھے۔ ادب اسی وقت کامیاب ہے جب وہ مظلوم، محروم اور حاشیے پر پڑے لوگوں کی آواز بن سکے۔ ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہونے کے باوجود ان کی تخلیقات نعرے بازی سے پاک ہیں۔ وہ خیال کو زندگی کے تجربے کے اندر ڈھال کر پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ادب نظریاتی ہونے کے باوجود فنکارانہ بنا رہتا ہے۔ انہوں نے اصولوں کو کرداروں پر مسلط نہیں کیا، بلکہ کرداروں کی زندگی کے ذریعے خیالات کو فطری طور پر فروغ دیا۔

آج کے ہندوستان میں بھیشم ساہنی کی معنویت پر نئے سرے سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سماجی قطبیت، فرقہ وارانہ کشیدگی، تاریخ کی سیاسی تشریحات، بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور جمہوری اقدار کے سامنے موجود چیلنجز ہمیں بار بار 'تمس' اور ان کی دیگر تخلیقات کی یاد دلاتے ہیں۔ وہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ نفرت کا کوئی مستقل مستقبل نہیں ہوتا اور تشدد بالآخر انسانیت ہی کو تباہ کرتا ہے۔ ان کا ادب یہ بھی بتاتا ہے کہ تاریخ صرف بادشاہوں اور فاتحوں کی نہیں ہوتی، تاریخ ان عام لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو ہر بحران میں سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی تخلیقات میں وہی عام انسان ادب کا ہیرو بن کر سامنے آتا ہے۔

ہندی افسانوی ادب میں بھیشم ساہنی کی موجودگی ایک ایسے مصنف کی ہے جس نے زندگی کو اس کی مکمل پیچیدگی میں سمجھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے نہ حقیقت سے آنکھیں چرائیں اور نہ مایوسی کو آخری سچ مانا۔ ان کے یہاں جدوجہد ہے، ستم ظریفی ہے، تشدد ہے، لیکن اس کے ساتھ انسانیت کی وہ لو بھی ہے جو مشکل ترین وقت میں بھی بجھتی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھیشم ساہنی کی تخلیقی دنیا صرف ایک ادبی کامیابی نہیں، بلکہ ہندوستانی معاشرے کی اخلاقی یادداشت بھی ہے۔ ان کی تخلیقات ہمیں بار بار یاد دلاتی ہیں کہ تہذیب کا حقیقی پیمانہ اقتصادی ترقی، تکنیکی پیش رفت یا سیاسی طاقت نہیں، بلکہ انسان کے تئیں ہماری حساسیت ہے۔ جب تک انسان کی عزت، مساوات، رواداری اور انصاف کے سوال زندہ رہیں گے، تب تک بھیشم ساہنی کا ادب بھی ہمارے شعور میں زندہ رہے گا۔ یہی کسی عظیم تخلیق کار کی سب سے بڑی پہچان ہے۔

روزنامہ
عوامی نیوز
کولکاتا
بدھ ، ۲۹ جولائی ۲۰۲۶ء

رام مندر میں عطیات کی چوری
تفتیشی ٹیم ناکام، دوسری ٹیم تعینات

اتر پردیش میں بی جے پی کی حکمرانی والی یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت نے خصوصی چھان بین کرنے والی ٹیم جسے رام مندر میں دیئے گئے عطیات کی چوری کی چھان بین اور رپورٹ داخل کرنے کی ڈیڈ لائن جو 15 جولائی دی گئی تھی اس ڈیڈ لائن کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اسپیشل تفتیشی ٹیم اپنی رپورٹ مکمل کرکے داخل کرنے سے قاصر رہی جس پر یوپی حکومت نے اس خصوصی تفتیشی ٹیم کو معطل کر دیا ہے اور ایک نئی ٹیم کی تشکیل کی ہے۔ لکھنؤ رینج کے انسپکٹر جنرل کرن ایس کو اس نئی خصوصی تفتیشی ٹیم کا انچارج بنایا گیا ہے اگرچہ وہ سابقہ ناکام تفتیشی ٹیم کے رکن خاص تھے اور وہ ٹیم جو رپورٹ داخل کرنے میں سرے سے ناکام رہی تو پھر اسی ناکام ٹیم کے رکن خاص کو نئی ٹیم کا انچارج کیوں بنایا گیا اور یہ ایک بڑا الجھا ہوا سوال ہے۔ سابقہ ٹیم کے انچارج وجے دشواس پنت تھے جو لکھنؤ کے ڈویژنل کمشنر تھے جبکہ نیل رتن کمار ریاستی مالیاتی ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری تھے۔ سابقہ ٹیم نے جو رام مندر کے عطیات میں کروڑوں کروڑ روپے چوری کرلئے تھے اس معاملے میں چھان بین کرتے ہوئے اس خصوصی ٹیم نے رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کے آٹھ ذمہ داروں کو گرفتار کر لیا تھا اور اگر سابقہ کمیٹی کو ان آٹھ ذمہ داروں کے خلاف کوئی ثبوت ملا ہوگا تو اسی بنیاد پر ان کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہونگیں اور اگر وہ واقعہ میں خاطی تھے تو خصوصی تفتیشی ٹیم ان سے سچ اگلوا سکتی تھی اور پھر تھرڈ ڈگری کے استعمال کے بعد تو گونگا بھی بول پڑے گا، لیکن اگر انہوں نے محض روز نامچہ کی کارکردگی دکھاتے ہوئے انہیں گرفتار کیا ہے تو پھر تھرڈ ڈگری کے استعمال کے ڈر سے وہ اپنے ناکردہ گناہوں کو بھی سوئیکار کرلیں گے، زیادہ سے زیادہ انہیں جیل جانا پڑے گا ہر دن کی پوچھ گچھ، اذیت رسانی، ایذا پسندی کے مختلف رجحانات سے تو وہ بچ جائیں گے۔ اب نئی ٹیم کے سربراہ جو کرن ہیں، وہ سورج کی پہلی کرن ثابت ہوتے ہیں یا دن ڈھلنے کے منظر میں خود بھی غروب ہو جائیں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ ان کی نئی تفتیشی ٹیم میں سوہن ورما، ڈپٹی آئی جی (ایودھیا رینج) اور گورو گروور جونیئر سپرینٹنڈنٹ ایودھیا ہیں، اس نئی ٹیم میں شامل ہیں۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ 27 جولائی تک اس چوری کے کیس میں تفتیش کی گاڑی کس مرحلے تک پہنچی ہے یا وہ اب تک کچی سڑک پر ہچکولے کھا رہی ہے اس کی ایک رپورٹ عدالت میں داخل کی جائے۔ عدالت نے پولس والوں کو یہ ہدایت بھی دی تھی کہ انہیں اس معاملے میں پوری سرگرمی کے ساتھ تمام معاملات کی چھان بین کرنی ہوگی اور انہیں اس کا پورا خیال رکھنا ہوگا کہ ان کی طرف سے کہیں کوئی ڈھیل نہ پڑے۔ اس سے پہلے انڈین ایکسپریس نامی اخبار کی ایک رپورٹ میں تفتیشی رپورٹر نے ایک خبر لکھی تھی کہ رام مندر کے عطیات میں کروڑوں روپے کو جو گھوٹالہ ہوا ہے اس میں بڑے بڑے مگرمچھ ملوث ہیں اور تفتیشی ٹیم کے لئے اتنا آسان نہیں ہوگا کہ کسی مگرمچھ کو مچھلی پکڑنے والے چھپ (Fishing Tackles) سے پکڑ نہیں سکتے اور اگر انہوں نے ایسی کوشش بھی کی تو وہ تفتیشی افسر کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ لہذا یوگی چاہے جتنا زور لگالے مگر وہ ان مگرمچھوں کو پکڑ نہیں سکتی اور اس وقت تو کئی مشہور مندروں سے عطیات کی بڑی چوری بلکہ ڈکیتی کی خبریں سامنے آئی ہیں اور ہر جگہ معمولی ملازمین پکڑے جا رہے ہیں جبکہ گرفت تو ان لوگوں پر ہونا چاہیے جو عطیات کی وصولی کی ٹھیکہ داری کرتے ہیں اور عقیدت مندوں کی پیش کردہ رقم ہڑپ رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ جن آٹھ اہم لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں مندر کے اندر والٹ روم میں تعینات کیا گیا تھا تو کیا وہاں سی سی ٹی وی کیمرے نصب نہیں تھے اور اگر وہاں کیمرے نصب نہیں کئے گئے تھے تو پھر اس میں قصور کس کا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ یہ گرفتار شدگان ہر دن عطیات کے روپے کے بنڈل اور قیمتی زیورات جو مندر کی نذر کئے جاتے تھے، انہیں چوری کرلیتے تھے۔ پولس نے اپنی رپورٹ میں معاملے کو ہلکا کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں نے عطیات کے لاکھوں روپے چرا لئے لیکن یہاں معاملہ تو لاکھوں کا نہیں بلکہ کروڑوں کا ہے۔ رام مندر میں آنے والے پہلے بے حساب روپے کے بنڈل وہاں ڈال دیتے تھے جس کا کوئی سلپ بھی نہیں لیتے تھے لیکن اب تمام عقیدت مند ہوشیار ہو چلے ہیں اور انہیں اس کا بے حد افسوس ہے کہ جو رقم وہ رام مندر میں دان کرنے آئے تھے وہ ان چوٹوں نے ہتھیا لئے۔ اب ہر شخص جو رقم عطیہ کرتا ہے وہ اس کا بل طلب کر رہا ہے اور اس سے باقاعدہ چوٹے بڑی تکلیف میں پڑ گئے ہیں۔ خصوصی تفتیشی سابقہ ٹیم نے جو رپورٹ داخل کی تھی وہ نصف رپورٹ تھی جسے ادھورا یا نامکمل کہا جاسکتا ہے۔ نئی ٹیم نے ایودھیا پہنچ کر مندر سے متعلقہ لوگوں اور اسٹاف کے ساتھ پوچھ گچھ شروع کردی ہے لیکن عطیات کے یہ چوٹے اس آسانی سے تو ہاتھ آنے کو نہیں! (خ الف ف)

درگاپور: قومی تحقیقاتی ایجنسی کے چھاپے سے ہلچل

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی ایک ٹیم نے صبح مغربی بردوان کے درگاپور کے نیو اسٹیل پارک علاقے میں چھاپہ مار کر ہلچل مچا دی۔ چھاپہ درگاپور اسٹیل پلانٹ کے قریب واقع غلام زماں عرف گڈو کے کرائے کے گھر پر مارا گیا۔ صبح سویرے مرکزی تفتیشی ایجنسی کی موجودگی نے پورے علاقے میں ہلچل مچا دی اور لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ کے آس پاس جمع ہو گئی۔ معلومات کے مطابق این آئی اے کی چھ رکنی ٹیم جس میں ایک خاتون افسر بھی شامل ہے، صبح گھر پہنچی اور کئی گھنٹے تک تلاشی آپریشن اور پوچھ گچھ کی۔ آپریشن کے دوران سیکورٹی کو برقرار رکھنے کے لیے مقامی پولیس کو بھی موقع پر تعینات کیا گیا تھا۔ تاہم، قومی تحقیقاتی ایجنسی نے اس کارروائی کے بارے میں کوئی سرکاری معلومات شیئر نہیں کی ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق غلام زماں تقریباً چار سال قبل نیو اسٹیل پارک کے علاقے میں کرائے پر تھا وہ وہاں رہنے آیا تھا۔ پڑوسیوں کا کہنا ہے کہ وہ مقامی لوگوں کے ساتھ زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا مبینہ طور پر وہ کچھ عرصہ پہلے تک ملائیشیا میں رہتا تھا، جہاں وہ ٹائر کی دکان پر کام کرتا تھا۔ مقامی لوگوں کے مطابق وہ اصل میں بہار کا رہنے والا ہے ذرائع کے مطابق چھتیس گڑھ میں سنگین تحقیقات کے دوران غلام زماں کا نام سامنے آیا۔ اس پر الزام تھا کہ وہ انسانی اسمگلنگ کے ایک گروہ میں ملوث تھا جو مبینہ طور پر کنٹریکٹ مزدوروں کو مغربی ایشیائی ممالک میں بھیج رہا تھا۔ ایسے شبہات ہیں کہ اس کا تعلق جعلی سفری دستاویزات بنانے میں ملوث گروہ سے ہوسکتا ہے۔ تاہم ابھی تک کسی سرکاری ایجنسی نے ان الزامات کی تصدیق نہیں کی ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔ مقامی رہائشیوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ غلام زماں نے تقریباً چھ ماہ قبل اپنا موبائل فون نمبر تبدیل کیا اور کچھ عرصے کے لیے علاقے سے غائب ہو گیا۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان کے ایک رشتہ دار کی انڈال کے علاقے میں ٹائر ٹھیک کرنے کی دکان ہے۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ قومی تحقیقاتی ایجنسی کی کارروائی کی بنیاد کیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایجنسی جعلی سفری دستاویزات، کارکنوں کو بیرون ملک اسمگل کرنے والے سنڈیکیٹس اور دیگر ممکنہ مجرمانہ سرگرمیوں سے متعلق پہلوؤں کی تحقیقات کر رہی ہے۔

☆

انڈال کے ایک پرائیویٹ اسپتال کے بلڈ بینک پر چھاپہ

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): ریاستی محکمہ صحت نے بلڈ بینکوں کے کام کاج اور خون کے ذخیرہ سے متعلق دستاویزات کی جانچ کے لیے ایک بڑے پیمانے پر مہم شروع کی ہے۔ منگل کی صبح محکمہ صحت کی ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم مغربی بردوان ضلع کے درگاپور کے انڈال میں واقع ایک پرائیویٹ اسپتال کے بلڈ بینک میں پہنچی۔ صبح سے ہی بلڈ بینک کے مختلف دستاویزات کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ ذرائع کے مطابق بلڈ بینک کا لائسنس، خون جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا ریکارڈ، خون کو محفوظ کرنے کے طریقہ کار، اسٹاک رجسٹر اور متعلقہ حکومتی ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں اس کی مکمل چھان بین کی جا رہی ہے۔ تحقیقاتی ٹیم نے اسپتال انتظامیہ سے کئی اہم دستاویزات بھی قبضے میں لے لی ہیں۔ تاہم، محکمہ صحت نے ابھی تک اس کارروائی کے بارے میں کوئی سرکاری تبصرہ نہیں کیا ہے قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں ریاست کے مختلف اسپتالوں اور بلڈ بینکوں کے خلاف خون کی غیر قانونی فروخت اور خون کے لین دین میں بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آئے تھے۔ ان الزامات کی بنیاد پر ریاستی محکمہ صحت نے جامع تحقیقات شروع کی ہیں۔ تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر، دستاویزات کی جانچ کی جا رہی ہے اور سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بینکوں میں بیک وقت معائنہ کیا جا رہا ہے اسی سلسلے میں منگل کو انڈال کے اس پرائیویٹ اسپتال کے بلڈ بینک میں مہم چلائی گئی۔ تفتیشی افسر نے بلڈ بینک کے تمام دستاویزات کی جانچ پڑتال کی۔

آسنسول کارپوریشن کمشنر ایکشن موڈ میں، میٹنگ کے بعد پارکنگ پہنچے

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کمشنر دلیپ مشرا آسنسول شہر کی صفائی کے نظام، ٹریفک کنٹرول اور پارکنگ کے نظام کو بہتر بنانے کے مقصد سے مکمل ایکشن موڈ میں نظر آئے میونسپل کمشنر نے شہر کی بڑی تجارتی تنظیموں کے نمائندوں اور مقامی تاجروں کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کی۔ اجلاس میں شہر کی صفائی، ٹریفک کے بڑھتے ہوئے رش ؟؟ اور بے ترتیب پارکنگ کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ منظم پارکنگ کے مسئلہ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا کمشنر نے سب سے اپیل کی کہ وہ شہر کو صاف، محفوظ اور منظم بنانے میں میونسپل کارپوریشن کے ساتھ تعاون کریں۔ میٹنگ میں نریش اگروال، جگدیش باگدی، راجو اگروال، سنیل داس، امر پرساد، اور دیگر موجود تھے۔ انہوں نے میونسپل کمشنر کو کچھ تجاویز بھی پیش کیں۔ میٹنگ کے بعد کمشنر دلیپ مشرا نے بذات خود رام بندھو تالاب علاقہ کا دورہ کیا اور وہاں بنائے گئے پارکنگ زون کا معائنہ کیا۔ انہوں نے پارکنگ سسٹم میں خامیوں کو نوٹ کیا اور متعلقہ حکام کو فوری بہتری کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے انہیں یہ بھی ہدایت دی کہ غیر قانونی پارکنگ کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنایا جائے اور ٹریفک میں خلل نہ پڑےمیونسپل کارپوریشن کا بنیادی مقصد شہر میں بڑھتی ہوئی بے ہنگم پارکنگ پر قابو پانا، ٹریفک کے نظام کو ہموار کرنا اور شہریوں کو بہتر صفائی اور سہولیات فراہم کرنا ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے اشارہ دیا ہے کہ آنے والے دنوں میں آسنسول شہر کی صفائی کے نظام اور پارکنگ کے نظام کو مزید موثر اور سخت بنانے کے لیے کئی نئے اقدامات کیے جائیں گے۔

☆

ای سی ایل کی تجاوزات ہٹانے کی مہم، 20 متروکہ مکان مسمار

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ (ای سی ایل) نے غیر قانونی تجاوزات کو روکنے کے لیے ایک بڑے پیمانے پر انسداد تجاوزات مہم شروع کی منگل کو بلڈوزروں نے چلش دھاوڑا میں تقریباً 20 خستہ حال اور لاوارث مکانات کو مسمار کرنا شروع کیا، جو ای سی ایل کے سری پور-ستگرام علاقے کے بھانوڑا-گرمنٹ گروپ کے گرمنٹ علاقے میں واقع ہے۔ آپریشن کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ ای سی ایل کے سری پور-ستگرام علاقے، آسنسول نارتھ پولیس اسٹیشن، ای سی ایل سیکورٹی ٹیم، اور سی آئی ایس ایف کے اہلکار موجود تھے۔ یہ سارا آپریشن سخت سکیورٹی میں کیا گیا ذرائع کے مطابق یہ مکانات کافی عرصے سے خستہ حالت میں تھے اور کسی بھی وقت گر سکتے ہیں جس سے بڑی تباہی ہوسکتی ہے خطرے کے باوجود کچھ لوگ عرصہ دراز سے ان گھروں میں غیر قانونی طور پر مقیم تھےعہدیداروں نے انہیں متعدد نوٹس اور خالی کرنے کی ہدایات جاری کیں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ آخرکار، 22 جولائی کو، ECL نے رہائش خالی کرنے کا حتمی نوٹس جاری کیا۔ نوٹس کی میعاد ختم ہوتے ہی تجاوزات ہٹانے کا عمل منصوبہ بندی کے مطابق شروع ہو گیا۔ اس سلسلے میں ای سی ایل کے بھانوڑا-گرمنٹ جے شری یادو، گروپ کی ڈپٹی منیجر اور سروے افسر سنجے چٹوپادھیائے نے بتایا کہ یہ مکانات انتہائی خطرناک حالت میں ہیں اور کسی بھی وقت حادثہ کا سبب بن سکتے ہیں جس کے نتیجے میں جانی نقصان ہوسکتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ غیر قانونی قابضین کو کافی عرصے سے مکانات خالی کرنے کی درخواست کی گئی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس لیے عوام کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشگی اطلاع کے بعد 20 متروکہ مکانات کو مسمار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ مہم آئندہ دو روز میں مکمل کر لی جائے گی۔

☆

کلٹی کے ایسکو بائی پاس پر غیر قانونی لوہے سے لدا ٹوٹو ضبط، دو گرفتار

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): تھانہ نعمت پور پھانڑی کی حدود میں پولیس نے ایسکو بائی پاس کے علاقے سے غیر قانونی لوہے سے لدے ٹوٹو کو قبضے میں لے لیا رات ہونے والی اس کارروائی میں ٹوٹو ڈرائیور سمیت دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ملزمان میں وکی ہیلا اور بدھن باوڑی شامل ہیں، جو کلٹی تھانے کے علاقے چینا کوڑی کے رہائشی ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق انہیں اس لیے گرفتار کیا گیا کیونکہ وہ ضبط شدہ لوہے سے متعلق کوئی درست یا کافی دستاویزات پیش کرنے میں ناکام رہے۔ دونوں ملزمان کو آسنسول ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا گیا۔ تفتیش کے مفاد میں پولیس نے دونوں ملزمان کے لیے سات دن کی پولیس ریمانڈ کی استدعا کی ہے۔ حراست میں پوچھ گچھ کے ذریعے پولس یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گی کہ یہ غیر قانونی لوہا کہاں سے لایا جا رہا تھا، کہاں لے جایا جا رہا تھا اور اس پورے ریکیٹ میں اور کون ملوث ہے۔

کالی پہاڑی میں واقع پرائیویٹ اسپتال میں سواستھ ساتھی یوجنا پر تنازع

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): کالی پہاڑی کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں سواستھ ساتھی اسکیم کے تحت داخل مریض کے علاج کو لے کر جھگڑا شروع ہوگیا۔ اضافی اخراجات کو لے کر لواحقین اور اسپتال انتظامیہ کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کے بعد اسپتال کے احاطے میں ہنگامہ ہوگیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور دونوں فریقین سے بات چیت کے بعد معاملہ کو ختم کرایا۔ اہل خانہ کے مطابق 31 تاریخ کو 77 سالہ کرشنا وشواس رائے جو نمونیا میں مبتلا تھے، کو سواستھی ساتھی کارڈ کے تحت اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ان کا الزام ہے کہ علاج شروع ہونے کے دو دن بعد اسپتال انتظامیہ نے وینٹی لیٹر اور ادویات کے لیے اضافی رقم کا مطالبہ کیا اہل خانہ نے احتجاج کرتے ہوئے پوچھا کہ جب مریض کو سواستھی ساتھی اسکیم کے تحت داخل کیا گیا تھا تو اس سے اضافی رقم کیوں مانگی جا رہی ہے۔ تاہم ہسپتال انتظامیہ نے ان دعوؤں کی تردید کی ہیہسپتال نے ان الزامات کی تردید کی۔ ہسپتال کا کہنا ہے کہ مریض سے کوئی اضافی فیس نہیں مانگی گئی۔ انتظامیہ نے بتایا کہ صرف علاج اور ان سہولیات کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں جو سواستھی ساتھی منصوبے کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ مزید برآں، ہسپتال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ مریض کے علاج کے تمام اخراجات برداشت کریں گے۔ جھگڑا بعد میں ختم ہوگیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور دونوں فریقین سے بات چیت کر کے صورتحال کو کنٹرول کیا۔ اس دوران بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کی ریاستی کمیٹی کے رکن راہول سنگھ بھی اسپتال پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ اس ہسپتال میں پہلے بھی علاج میں لاپرواہی اور مریضوں کو ہراساں کرنے کی شکایات موصول ہوتی رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قسم کی غفلت اب کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جائے گی۔ راہول سنگھ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اسپتال انتظامیہ اور پرائیویٹ اسپتالوں کو واضح ہدایات دی ہیں کہ مریضوں کے علاج میں کوئی لاپرواہی نہیں ہونی چاہیے۔ ایسی شکایات موصول ہونے پر ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ فی الحال، پولیس پورے واقعہ کی معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ ہسپتال انتظامیہ اور لواحقین کے درمیان بات چیت کے بعد صورتحال معمول پر آ گئی۔

ڈی او کوئلے کی لوڈنگ کے خلاف انڈال سڈولی سائیڈنگ میں مزدوروں کا احتجاج

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): ڈی او (ڈیلیوری آرڈر) کوئلہ کی لوڈنگ کے خلاف انڈال کے سڈولی سائیڈنگ میں مزدوروں نے زبردست احتجاج کیا برسوں سے کوئلے کی لوڈنگ میں مصروف محنت کشوں اور مقامی نوجوانوں نے کوئلہ لوڈ کرنے کے لیے مشینوں کے استعمال پر احتجاج کیا اور انسانی کارکنوں کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا مظاہرین کا الزام ہے کہ مشینی لوڈنگ کے آغاز کے بعد سے بڑی تعداد میں مقامی مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ پہلے، ڈی او کول لوڈنگ مکمل طور پر دستی مزدوری تھی جو بہت سے قریبی خاندانوں کو روزی روٹی فراہم کرتی تھی۔ مزدوروں نے بتایا کہ وہ گزشتہ 10 سے 12 سال سے ڈی او کوئلہ لوڈ کر رہے ہیں۔ اس کام میں 40 کے قریب دیگر کارکنان بھی شامل تھے۔ مشینی لوڈنگ کے متعارف ہونے کے بعد، ہر ایک کا ذریعہ معاش بہتر ہوا ہے۔ لیکن اب مشینوں کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے برسوں سے اس کام سے جڑے افراد کا روزگار ختم ہو گیا ہےنو راک کا بحران ہے اور خاندان کا پیٹ بھرنا مشکل ہو گیا ہے احتجاج کے دوران مزدوروں نے مطالبہ کیا کہ انسانی محنت کے ذریعے ڈی او کول کی لوڈنگ دوبارہ شروع کی جائے اور جن مزدوروں کا ذریعہ معاش متاثر ہوا ہے انہیں فوری طور پر بحال کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کا احتجاج مکمل طور پر پرامن ہے اور متعلقہ فریقین ان کے مسائل حل کریں۔ ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ (ECL) مینجمنٹ، DO ہولڈرز اور متعلقہ ٹھیکیداروں کے ساتھ بات چیت کر کے مستقل حل نکالنے کی کوشش کی۔ مظاہرین نے متنبہ کیا کہ اگر ان کے مطالبات پر جلد کوئی مثبت فیصلہ نہ کیا گیا تو وہ احتجاج کو مزید تیز کرنے اور غیر معینہ مدت کے لیے دھرنا دیں گے۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے تھانہ اکھڑہ میں انڈال ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ پولیس کی موجودگی کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا، البتہ سائڈنگ ایریا میں کچھ دیر کے لیے کشیدگی برقرار رہی۔

☆

آیوشمان بھارت یوجنا: ای۔کے وائی سی کیلئے لوگوں کا ھجوم

آسنسول: 28/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): مرکزی حکومت کی مہتواکانکشی آیوشمان بھارت اسکیم کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ اہل لوگوں تک پہنچانے کے لیے، آسنسول چیمبر آف کامرس کے CSC سنٹر میں ایک ای- کے وائی سی مہم تیزی سے چلائی جا رہی ہے اس عوام دوست اقدام سے فائدہ اٹھانے کے لیے روزانہ بڑی تعداد میں لوگ پہنچ رہے ہیں جس کے نتیجے میں صبح سے ہی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ جو لوگ اپنا کے وائی سی کروانے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ پورا عمل سادہ، شفاف اور تیز تھا۔ مرکز میں ایک ٹوکن سسٹم نافذ کیا گیا ہے، جس سے فائدہ اٹھانے والوں کو بغیر کسی تکلیف کے بروقت خدمات حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ CSC سینٹر کا عملہ بھی لوگوں کی مدد کے لیے مسلسل موجود ہےآسنسول چیمبر آف کامرس کے سکریٹری شمبھوناتھ جھا نے اس معاملے پر تبصرہ کیا۔ بتایا گیا ہے کہ معلومات کی کمی کی وجہ سے بہت سے اہل شہری آیوشمان بھارت اسکیم کا فائدہ اٹھانے سے قاصر تھےاس کو ذہن میں رکھتے ہوئے چیمبر ایک خصوصی KYC-e مہم چلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہماری کوشش ہے کہ آسنسول اور آس پاس کے علاقوں کا کوئی بھی اہل شہری آیوشمان بھارت اسکیم کے فوائد سے محروم نہ رہے، اس مقصد کے لیے ای- کے وائی سی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی اس اسکیم کے بارے میں آگاہ کیا جا رہا ہے۔ چیمبر آف کامرس کے اس اقدام کو مقامی لوگوں کی طرف سے اچھا تعاون مل رہا ہے۔ امید ہے کہ اس مہم کے ذریعے بڑی تعداد میں لوگ اس مہم سے منسلک ہوں گے۔ آیوشمان بھارت اسکیم اور صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: پرینکا گاندھی کا حکومت

سے کروڑوں طلبہ متاثر ہوئے، لیکن اب تک پیپر لیک مافیا کے کسی اہم رکن کو سزا نہیں دی جا سکی۔ ان کے مطابق قانون سازی اور نئی کمیٹیاں تشکیل دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، بلکہ اصل ضرورت مؤثر کارروائی اور جوابدہی کی ہے۔ اپنی تقریر کے دوران پرینکا گاندھی نے 2024 میں منظور ہونے والے اینٹی پیپر لیک قانون کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ قانون نافذ ہونے کے باوجود آج تک کسی ملزم کو سزا نہیں ملی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کے نام تو عام کیے جا رہے ہیں، مگر پیپر لیک کے ملزمان کے خلاف اسی شدت سے کارروائی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے وزیراعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کا اعتماد صرف ویڈیوز بنانے یا نئی کمیٹیاں قائم کرنے سے بحال نہیں ہوگا بلکہ حکومت کو اپنی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی۔ ان کے بقول وزیراعظم کو 'کیمرے کا زاویہ نہیں بلکہ دل کا زاویہ بدلنے' کی ضرورت ہے۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ پولیس کی لاٹھیاں صرف طلبہ کی پیٹھ پر نہیں پڑیں بلکہ اس سے حکومت کی ساکھ بھی متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ساکھ بچانے کے لیے نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ انصاف کرے۔ اپنی تقریر کے اختتام پر کانگریس رہنما نے کہا کہ ملک میں مختلف نوعیت کی بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آئے ہیں، لیکن سب سے بڑی ناانصافی اس وقت ہوتی ہے جب نوجوانوں کے خواب اور ان کا مستقبل چھین لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک کا نوجوان مایوس ہو گیا تو یہ صرف اس کی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کی شکست ہوگی، اس لیے حکومت کو طلبہ کے خدشات دور کرنے اور امتحانی نظام پر اعتماد بحال کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرنا ہوں گے۔

بقیہ: مظاہرین کو سپریم کورٹ

معاملات بھی سامنے آئے ہیں۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس نے کہا کہ اس معاملے میں تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسئلہ صاف ہے۔ طلبہ نے اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کیا تھا اور احتجاج کا حق ہندوستان کے آئین سے ملا ہوا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے یہ بھی کہا کہ مظاہروں میں ہمیشہ کچھ شرپسند عناصر اپنے مقاصد کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور بعد میں خود کو منتظمین جیسا ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ عرضی گزار کے وکیل نے کہا کہ "سابق چیف جسٹس کی نگرانی میں ایس آئی ٹی تشکیل دی جانی چاہیے۔ عدالت مستقبل کے اقدامات کی بات کر رہا ہے، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن ان واقعات کی بھی غیر جانبدارانہ انکوائری ضروری ہے۔ مظاہرین کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے شناخت کر کے اسے عام کرنے پر بھی روک لگنی چاہیے۔ اس میں طلبہ اور کئی نابالغ شامل ہیں۔" وکیل گوپال شنکر نارائن نے عدالت کو بتایا کہ ایک ویڈیو میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر خود ایک کار کے شیشے توڑتے ہوئے دکھائی دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذمہ داری اعلیٰ سطح تک طے ہونی چاہیے، ورنہ پولیس کو لگے گا کہ وہ بچ نکلیں گے۔ سینئر وکیل شادان فراست نے بتایا کہ جو پولیس اہلکار وردی میں موجود تھے، ان کے پاس بھی نام کی پٹیاں نہیں تھیں۔ بہار سے وابستہ معاملے میں سینئر وکیل شادان فراست نے کہا کہ وہاں تشدد کی شدت دہلی سے بھی زیادہ رہی ہے اور اس کی آل انڈیا سطح پر انکوائری ہونی چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ بہار حکومت نے ایف آئی آر واپس لینے کا دعویٰ کیا ہے، لیکن 140 سے زیادہ لوگ اب بھی حراست میں ہیں، جن میں زیادہ تر 16 سے 18 سال کے نابالغ ہیں اور ایک بچہ تو صرف 13 سال کا ہے۔ ان نابالغوں کو 40 گھنٹے سے زیادہ وقت کے بعد مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے بتایا کہ جنید ملک نام کے ایک نوجوان کو، جو کھانا تقسیم کرنے آیا تھا اسے اٹھا کر آنکھوں پر پٹی باندھ کر مسوری ہائی وے پر چھوڑ دیا گیا۔ ان کے خاندان کے افراد سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ سینئر وکیل شیام دیوان نے کہا کہ جنتر منتر پر صبح 4 بجے پتھروں سے بھرا ایک ٹرک لایا گیا تھا، جو دہلی پولیس کے کئی گھیروں کو پار کر کے اندر آیا۔ وکیل ورندا گروور نے کہا کہ اگر پولیس کو یہ نہیں معلوم کہ ٹرک کیسے اندر آیا، تو یہ اور بھی سوالات کھڑے کرتا ہے۔

جسٹس باگچی نے پولیس اہلکاروں کے پاس حفاظتی آلات نہ ہونے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حفاظتی آلات جارحانہ آلات سے زیادہ ضروری ہے۔ سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے ریاست وار واقعات کی مکمل تفصیلات عدالت میں پیش کیں۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ "انتہائی محتاط الفاظ میں بھی کہا جائے تو آزادانہ تحقیقات کی ضرورت واضح طور پر نظر آتی ہے اور اس کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی یا ایس آئی ٹی تشکیل دی جائے گی۔"

بقیہ: سڑک، پل، ایئرپورٹ

حکومت کا 'وِکاس' ٹکتا ہی نہیں۔ اب 'اسپیس ٹیکنالوجی' سے بنی اس سڑک کو ہی دیکھ لیجیے۔" اس پوسٹ کے ساتھ شیئر کی گئی ویڈیو میں مہاراشٹر کے پونے واقع نیشنل ہائیوے 61 پر ایک بڑا گڈھا نظر آ رہا ہے۔ ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سڑک میں تقریباً 6 سے 7 فٹ گہرا گڈھا بن چکا ہے، جس کی وجہ سے راہ گیروں اور گاڑیوں کے لیے خطرناک صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ ایک دوسری پوسٹ میں کانگریس نے 'بی جے پی کا کرپشن ماڈل' عنوان سے مزید ایک ویڈیو شیئر کی۔ اس ویڈیو میں 2 مختلف انفراسٹرکچر منصوبوں کو دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو کے مطابق پہلا منظر لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے کا ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ تعمیر کے صرف 13 دن بعد ہی دھنس گئی۔ جبکہ دوسری ویڈیو اتراکھنڈ کے دہرادون کی بتائی گئی ہے، جہاں مبینہ طور پر ایک تعمیراتی منصوبہ صرف 16 دن میں ہی خراب ہو گیا۔ ویڈیو پر 'مودی حکومت میں سرپٹ دوڑتی بدعنوانی' کا کیپشن بھی درج ہے۔ اسی سلسلے میں کانگریس نے مزید ایک پوسٹ میں دہرادون میں تعمیر کیے گئے ایک پل کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے لکھا ہے کہ "دوستو، بی جے پی حکومت کی بدعنوانی دیکھ لیجیے۔ اتراکھنڈ کے دہرادون میں 16 کروڑ روپے کے خرچ سے تیار پل 16 دن بھی کھڑا نہیں رہ سکا۔" ساتھ ہی طنزیہ انداز میں لکھا گیا ہے کہ "شاید اسے 'بلیک ہول ٹیکنالوجی' سے بنایا گیا ہوگا۔ لیکن اس سے یہ تو صاف ہے کہ نریندر مودی اور ان کے لیڈروں کی پوری توجہ صرف گھپلے بازی پر ہے۔ عوام مرے یا جیے، انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس پوسٹ کے ساتھ شیئر کی گئی ویڈیو میں ایک ایسے پل کو دکھایا گیا ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ تعمیر مکمل ہونے کے چند ہی دن بعد اس میں بڑا سا گڈھا ہو گیا، جس کے باعث مقامی لوگوں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کانگریس کی جانب سے شیئر کی گئی ان ویڈیوز اور بیانات کے ذریعے مرکزی حکومت پر انفراسٹرکچر منصوبوں میں بدعنوانی، ناقص تعمیراتی معیار اور عوامی وسائل کے غلط استعمال کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ حکومت ترقی کے بڑے بڑے دعوے تو کرتی ہے، لیکن زمینی سطح پر تعمیراتی منصوبے مختصر مدت میں ہی خراب ہو رہے ہیں، جس سے عوام کی جان و مال کو خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔

بقیہ: بی جے پی نے پردھان

تحریک نے ثابت کر دیا کہ جب نوجوان متحد ہو جائیں تو حکومت کو بھی اپنے فیصلے بدلنے پڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل مبارکباد کی مستحق ہے کیونکہ اس نے حکومت کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ ان کے مطابق یہ پہلا ایسا احتجاج تھا جس میں طلبہ کے ساتھ ان کے والدین بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

انہوں نے کہا کہ سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان جب استعفے کے بعد پارلیمنٹ پہنچے تو ان کا استقبال کیا گیا، جس پر انہیں کوئی اعتراض نہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک وزیر کو ہٹا کر وزیراعظم کو سیاسی دباؤ سے بچانے کی کوشش کی گئی۔ اکھلیش یادو نے ایودھیا کے رام مندر میں مبینہ چندے کی چوری کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت پر طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ "جو لوگ چندے کی چوری نہیں روک سکے، وہ پیپر لیک کیسے روکیں گے؟" ان کے مطابق حکومت نے صرف قانون میں ترمیم پیش کی ہے، جبکہ مسئلے کی جڑ تک پہنچنے اور ذمہ داروں کو سزا دینے کے لیے مؤثر اقدامات نظر نہیں آتے۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے ملک میں بار بار سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس ریاست سے وزیراعظم منتخب ہو کر آتے ہیں، وہاں بھی امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے متعدد واقعات سامنے آئے ہیں، جو پورے نظام پر سوالیہ نشان ہیں۔ انہوں نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) میں آؤٹ سورسنگ کے نظام پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ انہیں ڈر ہے کہیں پوری حکومت ہی آؤٹ سورس نہ کر دی جائے۔ ان کے مطابق امتحانی نظام جیسے حساس شعبے میں مستقل اور جوابدہ عملہ ہونا چاہیے، نہ کہ عارضی انتظامات۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ حکومت تعلیم اور تعلیمی اداروں کو ایک مخصوص نظریے کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ایک لاکھ سے زائد پرائمری اسکول بند کیے گئے ہیں، جن میں سب سے زیادہ اتر پردیش میں بند ہوئے۔ اگر یہ اعداد و شمار غلط ہیں تو حکومت کو پارلیمنٹ میں اس کی وضاحت کرنی چاہیے۔ انہوں نے اتر پردیش کے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کے خلاف جاری کارروائی کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کے مجاہد مولانا محمد علی جوہر کے نام پر قائم اس ادارے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ نفرت کی سیاست ملک کو آخر کس سمت لے جا رہی ہے۔

اپنی تقریر کے اختتام پر اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت کو نوجوانوں کے غصے اور بے چینی کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ ان کے مطابق صرف قانون میں ترمیم کافی نہیں، بلکہ امتحانی نظام کو شفاف بنانے، پیپر لیک مافیا کے خلاف سخت کارروائی کرنے، تعلیمی اداروں کو مضبوط بنانے اور نوجوانوں کے مستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔

'لاکھوں بچوں کے مستقبل کی بربادی کا جشن'، دھرمیندر پردھان کے استقبال پر راہل گاندھی کا حملہ

نئی دہلی 28 جولائی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سابق مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے پارلیمنٹ میں استقبال پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے 'لاکھوں طلبہ کے مستقبل کی بربادی کا جشن' قرار دیا ہے۔ دوسری جانب انڈین یوتھ کانگریس نے دعویٰ کیا ہے کہ پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف آواز بلند کرنے والے طلبہ اور نوجوانوں کے خلاف بہار اور اتر پردیش میں بڑے پیمانے پر پولیس کارروائیاں کی جارہی ہیں۔

خیال رہے کہ پیپر لیک اور مختلف امتحانات میں بے ضابطگیوں کے خلاف جنتر منتر پر طلبہ نے بڑے پیمانے پر احتجاج کیا تھا۔ مظاہرین کے اہم مطالبات میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ بھی شامل تھا۔ ہفتہ کو پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا، جس کے بعد پیر کو وہ پارلیمنٹ پہنچے تو این ڈی اے کے ارکان پارلیمنٹ نے ان کا استقبال کیا اور انہیں روایتی پگڑی پہنائی۔

اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے ایکس پر لکھا کہ دھرمیندر پردھان 'بدعنوانی اور ہندوستان کے تباہ حال تعلیمی نظام کی علامت' ہیں۔ ان کے مطابق اسی نظام نے 26 بچوں کی جان لی اور لاکھوں نوجوانوں کو سڑکوں پر احتجاج کرنے پر مجبور کیا۔

انہوں نے کہا کہ استعفیٰ اخلاقی بنیاد پر نہیں بلکہ نوجوانوں کے غصے کے دباؤ میں دیا گیا، اور آج اسی شخص کو بی جے پی کی جانب سے عزت دی جارہی ہے۔ راہل گاندھی نے مزید کہا، "یہ کوئی اعزاز نہیں بلکہ لاکھوں بچوں کے مستقبل کی بربادی کا جشن ہے۔ ملک کا ہر طالب علم یہ سب دیکھ رہا ہے اور اس میں شامل ہر چہرے کو یاد رکھے گا۔"

دوسری جانب انڈین یوتھ کانگریس نے ایکس پر جاری بیان میں الزام لگایا کہ ملک بھر میں پیپر لیک اور بی جے پی حکومت کے خلاف آواز اٹھانے والے طلبہ و نوجوانوں کے خلاف پولیس کا کریک ڈاؤن مسلسل جاری ہے۔ تنظیم کے مطابق صرف بہار اور اتر پردیش میں ہی سینکڑوں طلبہ اور نوجوانوں کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

یوتھ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ کئی طلبہ کو ان کے ہاسٹلوں اور گھروں سے حراست میں لیا جارہا ہے جبکہ متعدد نوجوان اب بھی جیلوں میں بند ہیں۔ تنظیم نے اپنی پوسٹ کے ساتھ بہار اور اتر پردیش کے ان افراد کی ابتدائی فہرستیں بھی جاری کیں جن کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ صرف ان افراد کے نام ہیں جن کی معلومات اب تک موصول ہوئی ہیں، جبکہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔

یوتھ کانگریس نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی طالب علم یا نوجوان کو سوشل میڈیا پوسٹ، پرامن احتجاج یا طلبہ تحریک میں شرکت کی وجہ سے پولیس کی جانب سے ہراساں کیا جارہا ہے، دھمکیاں دی جارہی ہیں یا اس کا کوئی ساتھی گرفتار ہے تو وہ تنظیم کی #SOSCKGLegal ہیلپ لائن سے رابطہ کرے۔

18 ریاستوں میں موسلا دھار بارش کا الرٹ، راجدھانی دہلی میں صبح سویرے بارش سے موسم ہوا خوشگوار

نئی دہلی 28 جولائی: راجدھانی دہلی میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ ہونے والی موسلا دھار بارش سے موسم انتہائی خوشگوار ہوگیا ہے۔ مسلسل بارش کے درمیان انتظامیہ نے لوگوں کو محتاط رہنے اور حفاظتی اقدامات اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث درجہ ? حرارت میں کمی درج کی گئی ہے، جس سے دہلی کے باشندوں کو حبس والی گرمی سے کافی راحت ملی ہے۔ ہندوستانی محکمہ ? موسمیات (ا?ئی ایم ڈی) نے دہلی کے کئی علاقوں کے لیے یلو اور ا?رنج الرٹ جاری کیا ہے۔

آئی ایم ڈی کے مطابق آئندہ چند گھنٹوں میں بارش کی شدت مزید بڑھ سکتی ہے۔ کئی علاقوں میں شدید سے انتہائی شدید بارش ہونے کا قوی امکان ہے۔ بارش کے باعث شہر کے متعدد علاقوں میں پانی جمع ہونے کی صورتحال پیدا ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ ایسے میں محکمہ ? موسمیات نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر ضروری صورت میں گھروں سے باہر نہ نکلیں اور محکمہ ? موسمیات کی ہدایات پر عمل کریں۔

دہلی ہی نہیں، ملک کی 18 ریاستوں میں موسلا دھار بارش کا الرٹ آئی ایم ڈی نے جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ملک کے کئی حصوں میں آئندہ ایک ہفتے تک شدید سے انتہائی شدید بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ شمال مغربی خلیج بنگال اور مغربی بنگال-شمالی اڈیشہ ساحل کے قریب بننے والا گہرا دباؤ بتدریج آگے بڑھ رہا ہے۔ اس کے اثر سے ملک کی کئی ریاستوں میں شدید بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔

محکمہ ? موسمیات کے مطابق دہلی-این سی آر، ہریانہ، پنجاب، اتر پردیش، اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر میں 28 سے 31 جولائی کے درمیان متعدد مقامات پر شدید بارش ہوسکتی ہے۔ مشرقی راجستھان میں بھی 28 جولائی سے 2 اگست تک تیز بارش کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان ہے۔ آج اڈیشہ اور چھتیس گڑھ میں بعض مقامات پر انتہائی شدید بارش ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح جھارکھنڈ، گنگا کے میدانی مغربی بنگال، مشرقی مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، گجرات، کونکن-گوا، وسطی مہاراشٹر اور ساحلی کرناٹک میں بھی شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

کانگریس کے راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے محمد جنید سے ملاقات کر بڑھایا حوصلہ

نئی دہلی 28 جولائی: نئی دہلی کے تاریخی جنتر منتر پر طلبا تحریک کے دوران کھانا تقسیم کرنے والے محمد جنید نے کانگریس کے اقلیتی شعبہ کے قومی چیئرمین اور راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی سے ان کی رہائش گاہ پر پیر کے روز ملاقات کی۔ اس موقع پر دونوں نے مختلف سماجی اور مفاد عامہ کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ محمد جنید نے عمران پرتاپ گڑھی کو طلبا کی تحریک کے دوران درپیش چیلنجز اور اس وقت درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔ عمران پرتاپ گڑھی نے ان کی بات توجہ سے سنی اور انہیں ہر ممکن تعاون اور منصفانہ حل کا یقین دلایا۔ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے محمد جنید سے ملاقات کر بڑھایا حوصلہ

عمران پرتاپ گڑھی نے محمد جنید سے ملاقات کی ویڈیو بھی جاری کی، جس میں انہوں نے محمد جنید کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس، اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے۔ عمران نے جنید کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ "آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ مظاہرین کو کھانا فراہم کرنے میں کوئی غیر قانونی بات نہیں تھی۔ کانگریس پارٹی آپ کے ساتھ ہے۔ پوری اپوزیشن آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم آپ کو قانونی مدد کے ساتھ ہر طرح کی مدد فراہم کریں گے۔ ا?پ کو اب کسی سے ڈرنا نہیں چاہیے۔" عمران پرتاپ گڑھی کا کہنا ہے کہ ملک بھر کے طلباء کی خدمت کے لیے جنتر منتر پر پیش پیش رہنے والے محمد جنید کو حراست میں لینا اور ہراساں کرنا اس نظام کا سب سے شرمناک چہرہ تھا۔ ملک بھر میں لوگ اپنی اپنی سطح پر بچوں کی خدمت کر رہے تھے، اور جنید نے بھی انسانیت کے ناطے طلباء کی مدد کی۔ کانگریس لیڈر نے حکومت سے یہ اپیل بھی کی کہ طلبا تحریک میں خدمت کرنے والے ساتھیوں کو ڈرانا بند کرے۔

دریائے جمنا میں نہاتے ہوئے چار دوستوں کے ڈوب جانے کا خدشہ، ایک لاش برآمد، تین لاپتہ

نئی دہلی 28 جولائی: ضلع شاہدرہ کے گیتا کالونی تھانہ علاقے میں جمنا کھادر کے قریب پیر کی شام ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ جمنا ندی میں نہانے گئے چار دوستوں کے ڈوب جانے کا خدشہ ہے۔ نیوز پورٹل 'ا?ج تک' پر شائع خبر کے مطابق ریسکیو آپریشن کے دوران فائر ڈیپارٹمنٹ نے ایک شخص کی لاش نکال لی۔ متوفی کی شناخت چالیس سالہ سونو کے طور پر کی گئی ہے۔ باقی تینوں کی تلاش جاری ہے۔ شائع خبروں کے مطابق تاہم پیر کی رات اندھیرے کے باعث ریسکیو آپریشن کو روکنا پڑا۔

معلومات کے مطابق یہ واقعہ گیتا کالونی علاقے میں زیرو پشتہ روڈ پر مدینہ مسجد کے قریب پیش آیا۔ کنبہ والوں نے بتایا کہ چاروں دوست گاندھی نگر علاقہ میں ایک ساتھ شراب پی رہے تھے۔ اس کے بعد وہ دریائے جمنا میں نہانے گئے جہاں شبہ ہے کہ چاروں ڈوب گئے۔

دہلی فائر سروس کے حکام کے مطابق یہ واقعہ شام 7 بجکر 20 منٹ پر پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی دو فائر ٹینڈر جائے وقوعہ پر روانہ کیے گئے اور دو منٹ میں فائر ٹیمیں پہنچ گئیں۔ اس کے بعد دریائے جمنا میں تلاش اور بچاؤ آپریشن شروع کیا گیا۔ ریسکیو آپریشن کے دوران فائر بریگیڈ کی ٹیم نے ایک شخص کو دریا سے نکال لیا۔ اسے فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا، جہاں اس کی شناخت چالیس سالہ سونو کے طور پر ہوئی ہے۔ فی الحال باقی تین افراد کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ فائر ڈپارٹمنٹ کے اہلکاروں نے بتایا کہ رات کے اندھیرے کی وجہ سے دریا میں تلاش مشکل ہوگئی۔ نتیجتاً رات بھر ریسکیو آپریشن روک دیا گیا۔

فائر ڈپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ ابھی تک حادثے کے حالات معلوم نہیں ہوسکے ہیں۔ پولیس اور ریسکیو ادارے معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ڈوبنے والے دیگر افراد کی شناخت اور عمر کے حوالے سے بھی معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں۔ پولیس اور فائر ڈپارٹمنٹ کی ٹیمیں فی الحال جمنا کے کنارے موجود ہیں۔ لواحقین بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے ہیں اور تینوں لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات کا انتظار کر رہے ہیں۔ ریسکیو آپریشن کے بعد ہی کیس کا مستقبل واضح ہوسکے گا۔

عالمی منظر

امریکہ دے گا ترکیہ کو ایف-35 فائٹر جیٹ، نیتن یاہو برہم، ٹرمپ نے دیا تلخ جواب

امریکہ اور ترکیہ کے درمیان پانچویں جنریشن کے فائٹر جیٹ ایف-35 کی ڈیل پر بات چیت جاری ہے۔ اس ڈیل پر اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ناراضگی ظاہر کی ہے، جس کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا ردعمل بھی آگیا ہے۔ امریکی صدر نے کہا ہے کہ "کوئی بھی باہری لیڈر یو ایس ہتھیاروں کی فروخت کو متاثر نہیں کرسکتا ہے۔" ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے انقرہ کو ہتھیار فروخت کرنے پر نیتن یاہو کے اعتراضات کو خارج کر دیا۔ اتنا ہی نہیں، ٹرمپ نے ترکیہ کو اپنا قریبی اتحادی بھی قرار دیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ "مجھے کوئی یہ نہیں بتائے کہ ہمیں کیا فروخت کرنا چاہیے۔ ترکیہ میرے لیے ایک اہم اتحادی رہا ہے۔"

ٹرمپ کا یہ بیان اس لیے بھی اہم ہے، کیونکہ نیتن یاہو پیر کے روز واشنگٹن پہنچ چکے ہیں، جہاں دونوں لیڈران کے درمیان میٹنگ بھی ہونی ہے۔ اس میں علاقائی سلامتی اور ایران کے ساتھ جنگ کا موضوع سرفہرست رکھا گیا ہے۔ اسی مہینے کے آغاز میں نیتن یاہو نے ترکیہ کو امریکہ کے ایف-35 اسٹیلتھ جنگی طیاروں کی ممکنہ فروخت کی مخالفت کی تھی۔ انہوں نے خبردار کیا تھا کہ ایسے اقدام خطے میں طاقت کے توازن کو تبدیل کردیں گے۔ سی این این کو دیے گئے ایک انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا کہ "انہوں نے ذاتی طور پر ٹرمپ سے اپیل کی تھی کہ اس فروخت کی منظوری نہ دیں، کیونکہ ٹرمپ نے اشارہ دیا تھا کہ وہ اپنے پہلے صدارتی دور میں عائد کی گئی پابندیوں کو واپس لینے پر غور کر رہے ہیں۔"

نیتن یاہو نے سی این این کو بتایا کہ "امریکہ کے سب سے بڑے اپگریڈیڈ جنگی طیاروں کی فروخت سے ترکیہ امریکہ کا دوست نہیں بن جاتا ہے۔" رجب طیب اردوان کا ذکر کرتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا کہ "انقرہ میں ایسا نظام حکومت قائم ہے جو مسلم بھائی چارہ سے متاثر ہے اور جو امریکہ سے نفرت کرتا ہے۔" اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ "وہ امریکہ کے لیے مثالی پارٹنر نہیں ہے۔ وہ میرے ملک اور ایک واحد یہودی ریاست کے خاتمے کی دھمکی دیتے ہیں۔" نیتن یاہو نے وارننگ دی ہے کہ ترکیہ کو فائٹر جیٹ سپلائی کرنے سے علاقائی سطح پر اس کے بڑے پیمانے پر نتائج برآمد ہوں گے۔ میں نے ٹرمپ سے اپیل کی ہے کہ وہ ترکیہ سے جنگی طیارے فروخت نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بگڑ جائے گا۔

سی این این کی رپورٹ کے مطابق یہ تب ہوا ہے جب ٹرمپ نے کہا ہے کہ ان کی انتظامیہ جلد ہی یہ فیصلہ کرے گی کہ کانگریس کے ذریعہ لگائی گئی پابندیوں کے باوجود ترکیہ کو ایف-35 فائٹر جیٹ فروخت کیے جائیں یا نہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ انقرہ کے ذریعہ روسی ایس-400 ایئر ڈیفنس سسٹم کی خریداری پر لگائی گئی پابندی ختم کردی جائے گی۔ ٹرمپ نے کہا کہ "ترکیہ کے ساتھ ہمارے بہتر تعلقات ہیں اور ترکیہ کئی لحاظ سے دیگر ممالک کی بہ نسبت زیادہ وفادار رہا ہے، اور ہم وفاداری کی امید بھی کرتے ہیں۔"

کیا روسی سیٹلائٹ ایران کو امریکی فوجی اڈوں کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہیں؟

امریکہ 28 جولائی: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ روسی صدر ولادیمیر پوتن سے براہ راست پوچھیں گے کہ کیا روس امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے میں ایران کی مدد کر رہا ہے۔ یہ بیان یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کے اس الزام کے بعد سامنے آیا ہے کہ روس خلیجی ممالک اور وہاں امریکی فوجی اڈوں کی نگرانی کے لیے سیٹلائٹ استعمال کر رہا ہے اور ایران کو تصاویر بھیج رہا ہے۔

ایئر فورس ون میں سوار صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا، "میں پوتن سے پوچھوں گا، ہم پتہ لگائیں گے۔" تاہم، انہوں نے اس مبینہ امداد کے اثرات کو کم کرتے ہوئے کہا کہ اس کا زیادہ اثر نہیں پڑا کیونکہ امریکہ نے ایران کی فوجی صلاحیتوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ درحقیقت، زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر دعویٰ کیا کہ یوکرین کے پاس اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ روس جولائی کے اوائل سے خلیجی ممالک اور وہاں امریکی فوجی اڈوں کی سرگرم نگرانی کر رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ تصاویر ایران کی جانب سے متعلقہ اڈوں پر حملوں کے بعد کی گئیں۔ زیلنسکی نے کہا کہ روسی سیٹلائٹ کی نگرانی اور ایرانی حملوں کے درمیان واضح تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیٹلائٹ امیجز کو حملے سے پہلے کی تیاری اور حملے کے بعد ہونے والے نقصانات کی تشخیص کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ اس نے مثالیں پیش کیں جیسے کہ 19 اور 20 جولائی کو روسی سیٹلائٹس نے خاص طور پر چار فوجی اڈوں پر توجہ مرکوز کی، دو بحرین میں، ایک اردن میں، اور ایک کویت میں۔ زیلنسکی کے مطابق یہ اڈے بعد میں ایران کے فوجی منصوبوں کا حصہ بن گئے۔ زیلنسکی نے کہا کہ دنیا کو اس معاملے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور روس پر دباؤ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ روس کے خلاف الزامات کے درمیان، ٹرمپ نے اشارہ کیا کہ امریکہ کی فوری ترجیح ایران کے ساتھ بات چیت اور سفارتی حل ہے۔ انہوں نے حالیہ فوجی مہم میں عارضی توقف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایران نے امریکہ سے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی تھی۔ ٹرمپ نے کہا، "انہوں نے بہت شائستگی سے ہمیں کہا، 'براہ کرم انتظار کریں، آئیے مل کر بات کریں۔'" انہوں نے مزید کہا کہ اگر کوئی معاہدہ نہیں ہوتا ہے تو امریکہ اسی طرح کی فوجی کارروائی دوبارہ شروع کرسکتا ہے۔

دفاع، جوہری توانائی اور اے آئی شعبہ میں ہندوستان و امریکہ کے درمیان بڑا معاہدہ، معیشت کو ملے گی رفتار

امریکہ 28 جولائی: امریکی محکمہ ? خارجہ کے نائب سکریٹری ایس پال کپور نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ اور ہندوستان مل کر دفاع اور جوہری توانائی کے شعبہ میں مزید کام کریں گے۔ دونوں ممالک محفوظ مصنوعی ذہانت (اے ا?ئی) اور ایسی نئی ٹیکنالوجیز پر بھی مل کر کام کر رہے ہیں، جن سے تجارت اور معیشت کو مضبوط بنایا جاسکے۔ یہ باتیں کپور نے ہوور انسٹی ٹیوشن میں ہندوستان پر منعقدہ ایک راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دوران کہیں۔

اس اجلاس میں امریکہ کی سابق وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس اور ہندوستان میں امریکہ کے سابق سفیر ڈیوڈ سی ملفورڈ بھی شریک تھے۔ [illegible] سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بھی ایک پوسٹ کی ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دور حکومت میں امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات مضبوط ہونے سے ہندوستان میں روزگار کے مواقع بڑھ رہے ہیں۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان اشیا کی سپلائی چین بھی بہتر ہو رہی ہے جو ہندوستان، امریکہ اور پورے خطے کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ سینئر امریکی عہدیدار کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک دفاع، جوہری توانائی اور قابل اعتماد مصنوعی ذہانت جیسی نئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو مزید فروغ دے رہے ہیں۔ اس کا مقصد دونوں ملکوں کی معیشت کو مضبوط بنانا ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ سال دونوں ممالک کے درمیان ایک اہم دفاعی معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدے کے تحت خشکی، سمندر، فضا، خلا اور سائبر اسپیس سمیت ہر محاذ پر دونوں ممالک کی افواج مل کر کام کریں گی۔ 2002 سے اب تک ہندوستان نے اپنی فوج کے لیے امریکہ سے کئی جدید اور بڑے ہتھیار خریدے ہیں۔ ان میں اپاچے اور چنوک ہیلی کاپٹر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سی-17 اور سی-130 جے نقل و حمل کے طیارے، پی-8 آئی سمندری نگرانی کے طیارے اور ایم 777 ہاو?ٹزر توپیں بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے حال ہی میں بعض قواعد میں نرمی کی ہے۔ اس کے بعد امریکی عہدیداروں کا ایک وفد ہندوستان آیا تھا تاکہ وہ ہندوستانی پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ مل کر کام کا آغاز کرسکیں۔

ٹوتھ پیسٹ میں 'مائیکروپلاسٹک' کی رپورٹ سے بنگلہ دیش میں تشویش، لاکھوں افراد کی صحت کو خطرہ لاحق!

بنگلہ دیش 28 جولائی: ٹوتھ پیسٹ کی کوالٹی کو لے کر تمام برانڈز بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ ہم میں سے کئی لوگ اکثر ان دعووں پر بھروسہ کرتے ہیں اور ان ٹوتھ پیسٹ کو خریدتے ہیں۔ اس دوران بنگلہ دیش میں فروخت ہونے والے ٹوتھ پیسٹ کی کوالٹی کو لے کر ایک رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے شدید تشویش پیدا کر دی ہے۔ انوائرمنٹ اینڈ سوشل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ای ایس ڈی او) کی جانب سے کی گئی ایک تحقیق میں ٹوتھ پیسٹ میں 'مائیکرو پلاسٹک' پائے گئے ہیں، جس سے لاکھوں لوگوں کی صحت پر اثر پڑ سکتا ہے۔

ای ایس ڈی او کی رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں فروخت ہونے والے 34 ٹوتھ پیسٹ کے نمونوں میں سے 26 میں مائیکرو پلاسٹک یعنی پلاسٹک کے انتہائی باریک ذرات پائے گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کل نمونوں کا 76.5 فیصد ہے، جس سے لوگوں کی صحت اور ماحول کے لیے ممکنہ خطرات کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 34 ٹوتھ پیسٹ کے نمونوں میں سے 26 میں مائیکرو پلاسٹک پائے گئے۔ یہ تعداد کل نمونوں کا 76.5 فیصد ہے۔ ای ایس ڈی او نے یہ تحقیق جولائی 2025 سے جون 2026 کے درمیان کی تھی۔ اس میں بنگلہ دیش، ہندوستان، تھائی لینڈ اور ویتنام میں تیار کیے جانے والے 19 بڑے برانڈز کے 34 نمونے شامل تھے۔ یہ نمونے ریٹیل دکانوں، سپر مارکیٹس اور ہول سیل بازاروں سے جمع کیے گئے تھے اور ان کی جانچ جہانگیر نگر یونیورسٹی کی 'لیبارٹری آف انوائرمنٹل ہیلتھ اینڈ ایکوٹوکسیکولوجی' میں کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق ٹوتھ پیسٹ میں مائیکرو پلاسٹک کی مقدار 20 سے 320 ذرات فی 100 گرام تک پائی گئی۔ ای ایس ڈی او کے محققین کا کہنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ میں مائیکرو پلاسٹک بالکل نہیں ہونا چاہیے۔ جبکہ مقامی اور غیر ملکی برانڈز سمیت بچوں کے ٹوتھ پیسٹ بھی اس کی زد میں آئے ہیں۔ مقامی طور پر تیار کردہ 25 مصنوعات میں سے 22 میں مائیکرو پلاسٹک پایا گیا۔ بنگلہ دیش کے علاوہ دیگر ممالک کی بات کریں تو ہندوستان کے 5 میں سے ایک، تھائی لینڈ کے 2 میں سے ایک اور ویتنام کے دونوں نمونوں میں بھی مائیکرو پلاسٹک ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ تحقیق میں شامل بچوں کے 6 ٹوتھ پیسٹ میں سے 4 میں بھی مائیکرو پلاسٹک ملا ہے۔ بچوں کے لیے بنائے گئے کوڈ موالٹرا شیلڈ فارمولا اسٹرابیری، میرل بٹس اسٹرابیری، میرل بٹس اورنج اور پیپسوڈنٹ کڈز اورنج میں مائیکرو پلاسٹک پایا گیا ہے۔

امتحان، احتجاج اور احتساب: 2026 کے تعلیمی بحران سے ابھرنے والے سوالات

شیخ مصطفی الرحمن
دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی

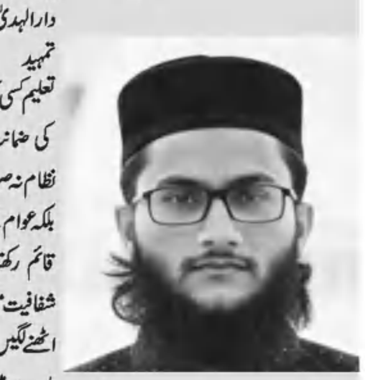

تمہید

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی، خوشحالی اور مستقبل کی ضمانت ہوتی ہے۔ ایک مضبوط تعلیمی نظام نہ صرف باصلاحیت افراد پیدا کرتا ہے بلکہ عوام کے اندر ریاستی اداروں پر اعتماد بھی قائم رکھتا ہے۔ لیکن جب امتحانات کی شفافیت مشکوک ہو جائے، نتائج پر سوالات اٹھنے لگیں اور لاکھوں طلبہ اپنے مستقبل کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہو جائیں تو یہ صرف ایک تعلیمی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ ایک قومی بحران کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سنہ 2026 میں ہندوستان نے ایسے ہی ایک بحران کا سامنا کیا، جب NEET-UG کے مبینہ پرچہ لیک، CBSE کے OSM On-Screen Marking)) نظام میں سامنے آنے والی بے ضابطگیوں اور بعد ازاں جنتر منتر پر ہونے والے طویل احتجاج نے پورے ملک میں تعلیم، احتساب اور حکمرانی کے بارے میں نئی بحث چھیڑ دی۔ یہ واقعات صرف امتحانات تک محدود نہیں تھے بلکہ انہوں نے نوجوانوں کے اعتماد، حکومتی جواب دہی اور ادارہ جاتی شفافیت جیسے بنیادی سوالات کو بھی نمایاں کر دیا۔

تعلیمی نظام پر اعتماد کا بحران

NEET ہندوستان کا سب سے بڑا میڈیکل داخلہ امتحان سمجھا جاتا ہے۔ لاکھوں طلبہ کئی برس کی محنت، ذہنی دباؤ اور مالی وسائل صرف کرتے ہیں تاکہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو سکیں۔ ایسے میں اگر پرچہ لیک ہونے یا امتحانی عمل میں بے ضابطگیوں کی خبریں سامنے آئیں تو سب سے زیادہ نقصان ان طلبہ کو پہنچتا ہے جنہوں نے دیانت داری سے محنت کی ہوتی ہے۔ اسی طرح CBSE نے 2026 میں بارہویں جماعت کے امتحانات کی جانچ کے لیے On-Screen Marking نظام متعارف کرایا۔ اگرچہ اس کا مقصد جانچ کے عمل کو جدید، تیز اور شفاف بنانا تھا، لیکن نتائج آنے کے بعد متعدد طلبہ نے دھندلی اسکین شدہ جوابی کاپیوں، صفحات کے غائب ہونے، غلط جوابی کاپی اپ لوڈ ہونے اور غیر متوقع نمبروں جیسی شکایات پیش کیں۔ ان شکایات نے لاکھوں طلبہ اور والدین کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا کیا کہ آیا جدید ٹیکنالوجی کو مناسب تیاری کے بغیر نافذ کیا گیا تھا۔

نوجوانوں کا احتجاج کیوں؟

جب اداروں سے بروقت اور تسلی بخش جواب نہ ملے تو عوام احتجاج کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ یہی صورتحال 2026 میں بھی دیکھنے میں آئی۔ مختلف طلبہ تنظیموں اور نوجوانوں نے نئی دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج شروع کیا، جس کا بنیادی مطالبہ امتحانی بے ضابطگیوں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات، ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی اور تعلیمی نظام میں اصلاحات تھا۔ اس احتجاج کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں صرف کسی ایک جماعت یا ریاست کے طلبہ شامل نہیں تھے بلکہ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ امتحانی نظام پر اعتماد کا مسئلہ پورے ملک کے نوجوانوں کا مشترکہ مسئلہ بن چکا تھا۔

سوشل میڈیا کا کردار

2026 کے احتجاج کو سمجھنے کے لیے سوشل میڈیا کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف طلبہ نے اپنی جوابی کاپیوں، تکنیکی خامیوں اور ذاتی تجربات کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ انہی ویڈیوز، تصاویر اور دستاویزات نے اس مسئلے کو قومی سطح پر پہنچایا۔ دوسری جانب یہ بھی دیکھا گیا کہ سوشل میڈیا پر غلط معلومات، ذاتی حملے اور سیاسی تقسیم نے اصل مسئلے کو کئی مرتبہ پس منظر میں دھکیل دیا۔ اس لیے یہ کہنا درست ہوگا کہ سوشل میڈیا ایک مؤثر ذریعہ ضرور ہے، لیکن اس کا ذمہ دارانہ استعمال ہی کسی عوامی تحریک کو مثبت نتائج تک پہنچا سکتا ہے۔

حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری

ہر جدید ریاست کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے امتحانی نظام کو شفاف، محفوظ اور قابل اعتماد بنائے۔ اگر کسی امتحان میں بے ضابطگی سامنے آئے تو سب سے پہلے متاثرہ طلبہ کے مفادات کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ 2026 کے واقعات کے بعد حکومت کی جانب سے تحقیقات، بعض انتظامی تبدیلیاں، فیس میں کمی، جانچ کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور دیگر اصلاحی اقدامات سامنے آئے۔ تاہم اس پورے بحران نے یہ احساس ضرور دلایا کہ صرف وقتی اقدامات کافی نہیں ہوتے بلکہ ایسے مضبوط نظام کی ضرورت ہے جو مستقبل میں اس نوعیت کے بحران کو جنم ہی نہ لینے دے۔

احتجاج اور جمہوری اقدار

جمہوری معاشروں میں پرامن احتجاج شہریوں کا آئینی حق سمجھا جاتا ہے۔ جب نوجوان اپنے مستقبل سے متعلق خدشات کے اظہار کے لیے سڑکوں پر نکلتے ہیں تو ضروری ہے کہ ریاست ان کے مطالبات کو سنجیدگی سے سنے۔ دوسری طرف احتجاج کرنے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی بات پیش کریں۔ جنتر منتر کے احتجاج نے یہ ثابت کیا کہ تعلیم اب صرف نصاب یا امتحانات کا موضوع نہیں رہی بلکہ یہ نوجوانوں کے وقار، مساوی مواقع اور انصاف کے تصور سے بھی جڑی ہوئی ہے۔

اصلاحات کی ضرورت

2026 کے بحران سے کئی اہم اسباق حاصل کیے جا سکتے ہیں: امتحانات کے تمام مراحل میں جدید سائبر سکیورٹی کا نفاذ۔ ٹیکنالوجی کے استعمال سے پہلے وسیع پیمانے پر آزمائشی مرحلہ۔ شکایات کے فوری ازالے کے لیے آزاد اور مؤثر نظام۔ امتحانی اداروں کی باقاعدہ آڈٹ اور نگرانی۔ طلبہ، اساتذہ اور والدین کے ساتھ مسلسل رابطہ اور شفاف معلومات کی فراہمی۔ سوالیہ پرچوں کی تیاری، ترسیل اور جانچ کے عمل میں مکمل جواب دہی۔ یہ اصلاحات صرف ایک امتحان کے لیے نہیں بلکہ پورے تعلیمی نظام کی مضبوطی کے لیے ضروری ہیں۔ نتیجہ! 2026 کا تعلیمی بحران ہندوستان کے لیے ایک اہم سبق ہے۔ اس نے واضح کر دیا کہ کسی بھی ملک کی ترقی صرف جدید ٹیکنالوجی اختیار کرنے سے ممکن نہیں بلکہ اس ٹیکنالوجی کے ساتھ شفافیت، جواب دہی، مؤثر نگرانی اور عوامی اعتماد بھی ضروری ہیں۔ NEET تنازع، CBSE کے On-Screen Marking نظام پر اٹھنے والے سوالات اور جنتر منتر کے احتجاج نے یہ پیغام دیا کہ نوجوان اپنے مستقبل کے بارے میں پہلے سے کہیں زیادہ باشعور ہیں اور وہ انصاف، شفافیت اور مساوی مواقع کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اگر حکومت، تعلیمی ادارے اور معاشرہ ان مطالبات کو مثبت انداز میں قبول کرتے ہوئے مؤثر اصلاحات نافذ کریں تو یہ بحران مستقبل میں ایک مضبوط، منصفانہ اور قابل اعتماد تعلیمی نظام کی بنیاد بن سکتا ہے۔ بصورت دیگر ایسے واقعات نوجوانوں کے اعتماد کو مزید کمزور کریں گے، جس کے اثرات صرف تعلیمی شعبے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ قومی ترقی اور سماجی استحکام پر بھی مرتب ہوں گے۔

☆☆☆

غلام سرور: ایک شخص ایک کارواں

(شیر بہار غلام سرور پر ایک مکمل کتاب)

ڈاکٹر ریحان غنی

غلام سرور بہار کا ایک بڑا نام ہے۔ یہ وہ مرد مجاہد ہے جسے بہار والوں نے اس کی جرات و بیباکی کے لئے "شیر بہار" کے خطاب سے نوازا۔ آج بہار میں اردو کو سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر جو مقام حاصل ہے وہ غلام سرور اور ان کے رفقاء کی مسلسل جدوجہد کی ہی بدولت ہے۔ لیکن انہیں اور ان کی خدمات کو لوگ وقت کے ساتھ ہی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ المیہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی طرح ہم اگر اپنے اکابر اور ان کی خدمات کو فراموش کرتے چلے گئے تو پھر ہمارے پاس بچے گا کیا؟ بھلا ہو کئی کتابوں کے مصنف، صحافی اور قلمکار ڈاکٹر نسیم اختر (مقیم پٹنہ سیٹی) کا کہ انہوں نے اپنے اور میرے مشترکہ محسن شیر بہار غلام سرور پر ایک ضخیم کتاب لکھ ڈالی۔ اسے اسی سال ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی نے بہت سلیقے سے شائع کیا ہے۔ یہ پہلی جلد ہے جو زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔ دوسری جلد تیاری کے مرحلے میں ہے۔ خدا کرے یہ جلد بھی جلد منظر عام پر آ جائے۔ زیر نظر پہلی جلد 320 صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ غلام سرور بہار میں اردو تحریک کے مضبوط قائد تھے۔ اس مناسبت سے ڈاکٹر نسیم اختر نے اپنی اس کتاب کا انتساب اردو تحریک کے ان دیوانوں کے نام کیا ہے جنہوں نے بہار میں اردو تحریک کا پرچم بلند رکھا۔ یہ ڈاکٹر نسیم اختر کی طرف سے

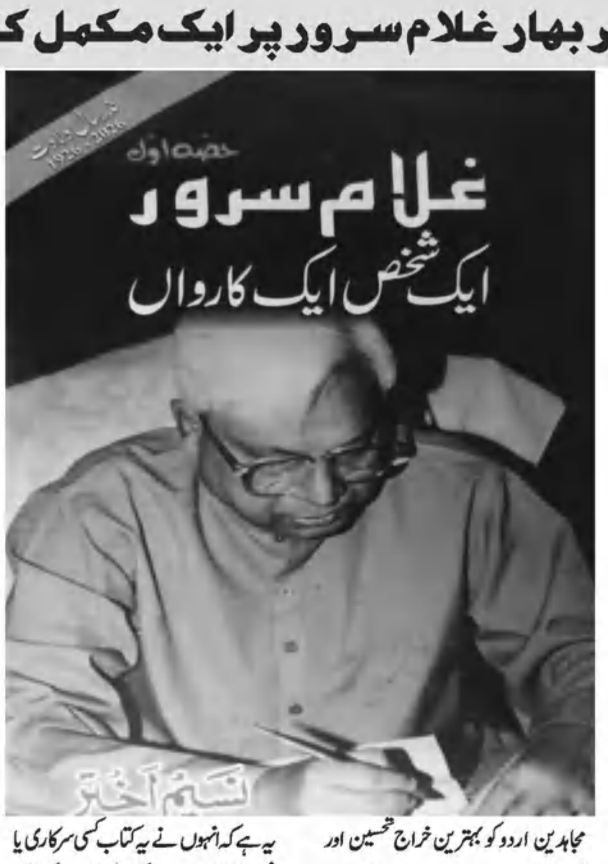

مجاہدین اردو کو بہترین خراج تحسین اور خراج عقیدت ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ کتاب کسی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے کے مالی تعاون کے بغیر اپنے خرچ سے شائع کی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انہیں غلام سرور اور ان کے رفقاء سے کتنی عقیدت ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "تیس سال سے زائد کا عرصہ میں نے غلام سرور کے بہت قریب رہ کر گزارا۔" میں گواہی دیتا ہوں کہ ان کا یہ دعویٰ غلط نہیں ہے۔ ڈاکٹر نسیم اختر صحافت سے سیاست تک غلام سرور کے ساتھ سایہ کی طرح لگے رہے۔ انہوں نے غلام سرور کے نشیب و فراز کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہوں۔ اس کتاب کو انہوں نے "ادھوری کتاب" کا نام دیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہ غلام سرور پر شائع ہونے والی پہلی مکمل کتاب ہے۔ ذرا غور کیجئے جس کتاب میں کسی شخصیت پر بارہ عنوانات قائم کئے گئے ہوں اور ان سب پر مصنف نے سیر حاصل گفتگو کی ہو وہ "ادھوری کتاب" کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کا پہلا باب ہے "غلام سرور: اوراق زندگی" اور آخری باب ہے "صدا لگا کر چلا گیا"۔ اب آپ ہی بتائیے کہ اس میں غلام سرور کی زندگی کا کون سا گوشہ بچا؟ چونکہ ڈاکٹر نسیم اختر اپنے استاذ غلام سرور کی ہی طرح انتہائی ذہین ہیں اس لئے انہوں نے خوبصورتی کے ساتھ کچھ ایسے گوشے چھوڑ دیئے ہیں جن پر لوگوں کی نگاہ عام طور پر نہیں گئی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی اس کتاب کے آخر میں حصہ دوم کی کچھ جھلکیاں پیش کی ہیں اور عنوانات بتائے ہیں کہ جلد دوم میں وہ غلام سرور کے تعلق سے کیا کیا چیزیں شامل کریں گے۔ مجموعی طور پر زیر نظر کتاب "غلام سرور: ایک شخص ایک کارواں" ڈاکٹر نسیم اختر کی ایسی کتاب ہے جسے اردو سے محبت کرنے والے ہر شخص کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ آپ یقین جانیئے کہ آپ نے یہ پہلی جلد پڑھ لی تو آپ کو یقیناً اس کی دوسری جلد کا شدت سے انتظار رہے گا۔ کتاب کے تعلق سے مزید معلومات آپ ڈاکٹر نسیم اختر سے ان کے موبائل فون نمبر 7903621725 پر حاصل کر سکتے ہیں۔

رابطہ: 9308610691

ام ماریہ حق: ایک تعارف، ایک تاثر

انور آفاقی
، دربھنگہ

عہدِ حاضر میں اردو ادب کی دنیا صرف مرد قلم کاروں کی فکر و فن سے ہی منور نہیں، بلکہ خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں، فکری بالیدگی اور علمی کاوشوں سے بھی یکساں طور پر روشن ہے۔ ہمارے زمانے کی خواتین نے ادب، تحقیق، تنقید اور تخلیق کے مختلف میدانوں میں اپنی مضبوط اور باوقار موجودگی درج کرائی ہے۔ ایسی ہی سنجیدہ، حساس اور فعال قلم کاروں میں محترمہ ام ماریہ حق کا نام بھی احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے، جنہوں نے اپنی نثر اور شاعری کے ذریعے اہلِ ذوق کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ شبینہ بنت رفیع اللہ، جو ادبی دنیا میں ام ماریہ حق کے قلمی نام سے معروف ہیں، یکم جولائی 1979ء کو فیروزآباد میں پیدا ہوئیں، جب کہ ان کا آبائی تعلق دہلی سے ہے۔ انہوں نے دہلی یونیورسٹی سے بی۔ اے کی تعلیم مکمل کی۔ ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد بھی ان کا علمی سفر رکا نہیں۔ ان کے شوہر جناب صلاح الدین حق نے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی کی بلکہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون بھی فراہم کیا۔ چنانچہ انہوں نے 2015ء میں بیچلر آف ڈیزائن (B.Des) کی ڈگری حاصل کی اور پیشہ ورانہ طور پر انٹیریئر ڈیزائننگ سے وابستہ ہوئیں۔ یہ امر بھی خوش آئند ہے کہ ان کے شریکِ حیات خود شعر و ادب سے گہری دل چسپی رکھتے ہیں اور ادبی حلقوں میں ابو صارم صارم کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ دونوں میاں بیوی نے اپنے قلمی نام اپنی اولاد کی کنیت سے اخذ کیے، جو ان کی خاندانی وابستگی اور جذباتی تعلق کی ایک خوب صورت علامت ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران اخبارات، رسائل اور سوشل میڈیا پر شائع ہونے والی ام ماریہ حق کی تخلیقات کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ احساس گہرا ہوتا گیا ہے کہ ان کی تحریروں کے پس منظر میں وسیع مطالعہ، فکری سنجیدگی اور اظہار کی دیانت کارفرما ہے۔ وہ جس شخصیت، کتاب یا ادبی موضوع پر قلم اٹھاتی ہیں، اس سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیتی ہیں، پھر خلوص اور اعتماد کے ساتھ اپنے تاثرات کو تحریر کی صورت عطا کرتی ہیں۔ ان کے یہاں اظہار کی بے ساختگی کے ساتھ ساتھ مطالعے کی پختگی بھی دکھائی دیتی ہے، جس کے باعث ان کی تحریریں محض تاثراتی نہیں رہتیں بلکہ ان میں تنقیدی شعور کی جھلک بھی نمایاں ہوتی ہے۔ مختلف شعرا و ادبا کی کتابوں پر ان کے تحریر کردہ مضامین اور تبصرے ان کے تنقیدی شعور کی عمدہ مثالیں ہیں۔ شمع افروز زیدی کے مضامین اور انٹرویو کے مجموعے "جنہیں میں نے دیکھا، جنہیں میں نے جانا"، پروفیسر کوثر مظہری کے شعری مجموعے "رات، سمندر، خواب" اور اسرار الحق مجاز کی شخصیت و فن پر ان کا مضمون "اسرار الحق مجاز: ایک مطالعہ" ان کی سنجیدہ ادبی دل چسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان تمام تحریروں کا مطالعہ راقم کے لیے اس اعتبار سے بھی اہم رہا کہ ان کے ذریعے ام ماریہ حق کے مطالعے کی وسعت، ان کے زاویۂ نظر اور ان کے تنقیدی ذوق کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ شمع افروز زیدی کی مذکورہ کتاب، جس میں تینتیس مضامین اور دو انٹرویو شامل ہیں، کا پہلا مضمون کشمیری لال ذاکر پر ہے۔ اس مضمون کے حوالے سے ام ماریہ حق لکھتی ہیں: "اس مضمون میں مصنفہ کی تنقیدی بصیرت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ ذاکر صاحب کی مقبولیت کا راز ان کی تحریروں میں پنہاں ہے۔ وہ علم و ادب اور فکر و فن کے ایک ایسے دریا کے مانند تھے جو تا زندگی اپنی روایتی شان کے ساتھ رواں دواں رہے۔" اس اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ام ماریہ حق کسی ادبی شخصیت کا جائزہ لیتے ہوئے محض معلومات کی فراہمی پر اکتفا نہیں کرتیں بلکہ اس کی ادبی معنویت اور فکری جہات کو بھی نشان زد کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پروفیسر کوثر مظہری کا مجموعۂ کلام "رات، سمندر، خواب"، جس میں غزلیں اور نظمیں شامل ہیں، ان کی توجہ کا مرکز بنا۔ اس مجموعے کے بارے میں وہ رقم طراز ہیں: "مصنف نے اپنی شاعری میں سادگی کو بڑے سلیقے سے جگہ دی ہے۔ ان کی غزلوں میں انہوں نے سادہ، سلیس اور ہلکے پھلکے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔" یہ مختصر تبصرہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ام ماریہ حق شاعری میں لسانی پیچیدگی کے بجائے فطری اظہار اور ابلاغ کی قوت کو اہمیت دیتی ہیں اور شعر کی تاثیر کو اس کی سادگی اور سچائی سے وابستہ سمجھتی ہیں۔ اسی طرح مجاز لکھنوی پر اپنے مضمون "اسرار الحق مجاز: ایک مطالعہ" میں وہ تحریر فرماتی ہیں: "ان کی معصومیت اور ان کی محبوبیت، ان کی شہرت اور عظمت کے باعث ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اردو شاعری کی تمام لطافت، نزاکت اور روایت کو برقرار رکھتے ہوئے مجاز نے اپنا رنگ و آہنگ نمایاں کیا۔" مجاز کی شاعری کے حوالے سے یہ رائے ان کے متوازن تنقیدی رویے کی مظہر ہے، جہاں وہ روایت کے احترام کے ساتھ شاعر کی انفرادیت کو بھی پیش نظر رکھتی

ہیں۔ اسی تناظر میں ڈاکٹر بشیر بدر کی وفات کے فوراً بعد ام ماریہ حق نے "الوداع ڈاکٹر بشیر بدر" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا، جو دراصل ایک عظیم شاعر کو خراجِ عقیدت بھی ہے اور ان کے فن کا مختصر مگر بامعنی جائزہ بھی۔ اس مضمون میں وہ لکھتی ہیں: "سادہ سلیس زبان میں شعر کہنے والے اور جدید غزل کو معتبر بنانے والے بشیر بدر صاحب کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ان کے اشعار محض الفاظ کا مجموعہ نہیں تھے بلکہ انسانی احساسات کے ترجمان تھے۔" چونکہ بشیر بدر راقم کے بھی پسندیدہ اور عصرِ حاضر کے محبوب ترین شاعروں میں سے ایک تھے، اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کی شاعری کے حوالے سے جو احساسات و تاثرات دل میں ابھرے، انہیں اس تناظر میں شامل کرنا بے محل نہ ہوگا۔ بشیر بدر نے غزل کی روایتی فضا کو برقرار رکھتے ہوئے روزمرہ زندگی کے مناظر، مانوس لفظیات اور سادہ مگر دل نشیں اظہار کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار براہِ راست قاری کے احساسات سے ہم کلام ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً:

بھٹک رہی ہے پرانی دلائیاں اوڑھے
حویلیوں میں میرے خاندان کی خوشبو
وہی شہر ہے، وہی راستے، وہی گھر ہے، وہی لان ہے
مگر اس دریچے سے پوچھنا، وہ درختِ انار کا کیا ہوا
بارشوں میں کسی پیڑ کو دیکھنا
شال اوڑھے ہوئے بھیگتا کون ہے

ان اشعار میں زندگی کے مانوس تجربات کو جس سادگی، تصویریت اور اثر انگیزی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، وہ بشیر بدر کے منفرد اسلوب کی نمایاں شناخت ہے۔ ام ماریہ حق نے اپنے مضمون میں اسی انفرادیت کو محسوس کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ ام ماریہ حق کی تخلیقی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کی نثری نظمیں بھی ہیں۔ اردو نثری نظم کے آغاز اور ارتقا کے حوالے سے ناقدین میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ تحقیق اس کے ابتدائی نقوش عبدالحلیم شرر کی نثری تحریروں میں تلاش کرتے ہیں، جب کہ اکثر ناقدین کے نزدیک نثری نظم نے بیسویں صدی میں ایک مستقل صنف کی حیثیت اختیار کی۔ ن۔م۔ راشد اور میراجی نے اس کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا اور اس صنف کو داخلی تجربات، نفسیاتی کیفیات اور عصری مسائل کے اظہار کا مؤثر وسیلہ بنایا۔ ام ماریہ حق نے بھی اپنے احساسات اور باطنی تجربات کے اظہار کے لیے نثری نظم کو اختیار کیا ہے۔ ان کی نظم "گلابی ڈائنامائٹ" خواب، لاشعور اور تخیل کی ایسی دنیا آباد کرتی ہے جہاں رات کی خاموشی انسان کو حقیقت کی سختیوں سے عارضی نجات بخشتی ہے۔ اس نظم میں "تکیہ" ایک علامت بن کر سامنے آتا ہے، جو شاعرہ کو ناممکن خواہشات، قسمت کے سربستہ رازوں اور تخیل کی وسعتوں کی جانب لے جاتا ہے۔ نظم کی تجریدی فضا، علامتی پیکر اور خواب و حقیقت کا امتزاج شاعرہ کے حساس اور جستجو کرنے والے ذہن کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس کے برعکس ان کی نظم "نئی راہ" امید، محبت اور انسان دوستی کی آئینہ دار ہے۔ شاعرہ ایک ایسے معاشرے کا خواب دیکھتی ہیں جہاں انا، رنجش، تلخ لہجوں اور دکھوں کی دھوپ کا وجود نہ ہو؛ جہاں محبت اور خلوص کی ننھی ننھی بالیاں جھومتی ہوں، خوشی کے پھول کھلتے ہوں اور انسانی رشتے اخلاص اور اعتماد کی بنیاد پر استوار ہوں۔ یہ نظم ایک مثالی دنیا کی خواہش کے ساتھ ساتھ ہمارے عہد کے بگڑتے ہوئے معاشرتی رویّوں کے خلاف ایک نرم مگر مؤثر احتجاج بھی ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر ان کی نثری نظموں میں تجرید کا غلبہ قاری سے اضافی توجہ اور تامل کا تقاضا کرتا ہے، تاہم یہی تجرید ان کے تخلیقی تجربے کی انفرادیت بھی ہے۔ ان کی شاعری میں داخلی کرب، خواب آفرینی، انسانی محبت اور بہتر معاشرتی قدروں کی جستجو ایک ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر ام ماریہ حق کی نثر اور شاعری ان کے وسیع مطالعے، فکری پختگی اور حساس طرزِ احساس کی مظہر ہے۔ ان کی تحریریں قاری کو محض جمالیاتی آسودگی فراہم نہیں کرتیں بلکہ اسے سوچنے، محسوس کرنے اور ایک بہتر انسانی معاشرے کا خواب دیکھنے کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔ یہی کسی بامقصد ادب کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ دعا ہے کہ محترمہ ام ماریہ حق اسی خلوص، وقار اور تخلیقی توانائی کے ساتھ اردو زبان و ادب کی خدمت کرتی رہیں، ان کا قلم اہلِ ادب کے دل و ذہن کو اسی طرح منور کرتا رہے اور ان کی ادبی کاوشیں آنے والی نسلوں کے لیے بھی فکر و احساس کی نئی راہیں روشن کرتی رہیں۔

سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تہذیبی روایت اور بازار کا کردار

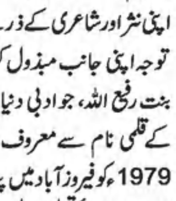

اسد اللہ خان ذکی بسواکلیان

تہذیب و ثقافت کسی معاشرے میں اچانک وجود میں نہیں آتیں۔ ایک خیال پہلے کسی عمل یا علامت کی صورت اختیار کرتا ہے، پھر وہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔ مسلسل تکرار سے وہ عادت، عادت سے روایت اور نسل در نسل منتقلی کے نتیجے میں ثقافت کا حصہ بن جاتا ہے۔ جب ایسی روایات انسان کے اجتماعی رویوں، ترجیحات اور طرزِ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو وہ تہذیب کی تشکیل کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت مسلمانوں کے ایمان اور جذبات کا بنیادی حصہ ہے۔ اسی محبت کے اظہار کے لیے مختلف علاقوں میں میلاد کے موقع پر الگ الگ روایات وجود میں آئی ہیں۔ کہیں مذہبی اجتماعات، نعتیہ مجالس اور سیرت کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں، کہیں جلوس، جھنڈے، چراغاں، مٹھائی، مخصوص لباس، موٹر سائیکلوں کی سجاوٹ اور بچوں کے چہروں پر اسٹیکرز اس موقع کی نمایاں شناخت بن جاتے ہیں۔ یہ علامتیں ابتدا میں محبت اور عقیدت کے انفرادی اظہار کے طور پر سامنے آتی ہیں، لیکن جب پورا معاشرہ انہیں ہر سال دہرانے لگتا ہے تو یہ ایک اجتماعی روایت بن جاتی ہیں۔ بچے اپنے بڑوں کو یہ اعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور انہی علامتوں کے ذریعے مذہبی مناسبت کو پہچاننا شروع کرتے ہیں۔ یوں ایک نسل کا عمل اگلی نسل کی ثقافتی یادداشت بن جاتا ہے۔ کسی روایت کو مستقل بنانے میں بازار اور تجارت کا کردار بھی بہت اہم ہوتا ہے۔ جب کسی خاص موقع پر جھنڈوں، بیجز، اسٹیکرز، بینرز، غباروں، لائٹنگ اور دیگر سجاوٹی اشیا کی طلب بڑھتی ہے تو بازار انہیں بڑے پیمانے پر تیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اشتہارات، دکانیں اور سوشل میڈیا یہ تصور مضبوط کرتے ہیں کہ اس موقع کو منانے کے لیے مخصوص اشیا خریدنا ضروری ہے۔ اس طرح بازار صرف روایت کی ضروریات پوری نہیں کرتا بلکہ رفتہ رفتہ روایت کی صورت بھی متعین کرنے لگتا ہے۔ سوشل میڈیا نے اس عمل کو مزید تیز کر دیا ہے۔ جو سجاوٹ یا تقریب پہلے ایک محلے تک محدود رہتی تھی، اب تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے چند گھنٹوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے انداز کو اختیار کرتے ہیں اور اظہارِ عقیدت میں جدت، وسعت اور بعض اوقات مقابلے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ یوں ایک مقامی عمل وسیع ثقافتی روایت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہماری یہ ظاہری علامات سیرتِ رسول ﷺ کے حقیقی اخلاقی اور سماجی پیغام سے بھی مربوط ہیں؟ اگر جھنڈا لگانا محبت کی علامت ہے تو امانت داری محبت کی علامت کیوں نہ بنے؟ اگر گلی روشن کرنا اظہارِ عقیدت ہے تو کسی غریب طالب علم کی زندگی روشن کرنا زیادہ بڑی عقیدت کیوں نہ ہو؟ اگر بچوں کے گالوں پر اسٹیکر لگایا جا سکتا ہے تو ان کے کردار پر سیرت کی مہر کیوں نہ لگائی جائے؟ اگر موٹر سائیکل پر جھنڈا لگ سکتا ہے تو سڑک پر صبر، ٹریفک قانون اور دوسروں کے حقوق کا احترام کیوں نہ ہو؟ اگر میلاد کے لیے بازار سج سکتا ہے تو بازار میں سچائی، پورا وزن کے ساتھ تولنا اور حلال تجارت کیوں نہ فروغ پائے؟ اگر نعت کی آواز بلند ہو سکتی ہے تو مظلوم، یتیم اور بے روزگار کی آواز کیوں نہ سنی جائے؟ یہ سوالات کسی ظاہری اظہار کی نفی نہیں کرتے، بلکہ ہمیں اصل ترجیح یاد دلاتے ہیں۔ مسئلہ علامتوں کا نہیں، بلکہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب علامت اصل پیغام کی جگہ لے لے۔ جھنڈا محبت کی علامت ہو سکتا ہے، مگر محبت کا ثبوت کردار میں ظاہر ہونا چاہیے۔ چراغاں خوبصورتی پیدا کر سکتا ہے، مگر سیرت کا نور انسانی رویوں میں روشن ہونا چاہیے۔ نعت جذبات کو بیدار کر سکتی ہے، مگر یہی جذبہ کمزور، مظلوم اور محروم انسان کی حمایت میں بھی دکھائی دینا چاہیے۔ بازار کسی علامت کو مستقل بنا سکتا ہے، مگر اخلاق پیدا نہیں کر سکتا۔ جھنڈا شناخت دے سکتا ہے، مگر کردار نہیں۔ نعرہ وقتی جذبہ پیدا کر سکتا ہے، مگر عادلانہ معاشرہ قائم نہیں کر سکتا۔ سیرتِ نبوی ﷺ کی حقیقی تہذیب وہ ہے جو انسان کے معاملات، تجارت، خاندان، تعلیم، سیاست اور کمزور طبقات کے ساتھ رویے میں نظر آئے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ میلاد کو صرف ایک تقریبی یا نمائشی ثقافت تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اسے اخلاقی اور سماجی تبدیلی کا ذریعہ بنایا جائے۔ نعت کے ساتھ خدمت، سجاوٹ کے ساتھ صفائی، جلوس کے ساتھ نظم، مٹھائی کے ساتھ غریب کا حق، جھنڈے کے ساتھ امانت، اور محبت کے دعوے کے ساتھ اتباعِ رسول ﷺ بھی شامل ہو۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم سیرتِ رسول ﷺ سے اپنی تہذیب تشکیل دیں گے یا بازار کو یہ اجازت دیں گے کہ وہ ہماری مذہبی محبت، اجتماعی ترجیحات اور ثقافتی شناخت کی صورت متعین کرے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Wednesday, 29th July 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
بدھ ،۲۹؍جولائی ۲۰۲۶ء

سی ڈبلیو.جی 2026: ویٹ لفٹر گیانیشوری یادو نے جیتا چاندی کا تمغہ، ہندوستان کے تمغوں کی تعداد 5 ہوئی

گلاسگو28/جولائی: کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ہندوستانی ویٹ لفٹر گیانیشوری یادو نے خواتین کے 53 کلوگرام وزن کے زمرے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاندی کا تمغہ اپنے نام کرلیا۔ اس کامیابی کے ساتھ ہی ہندوستان کے مجموعی تمغوں کی تعداد پانچ ہوگئی، جبکہ تمغوں کی فہرست میں ملک آٹھویں مقام پر پہنچ گیا۔ فائنل مقابلے میں نائیجیریا کی اوونوم اومولولا دیدیہ نے مجموعی طور پر 206 کلوگرام وزن اٹھا کر سونے کا تمغہ جیتا۔ انہوں نے اس دوران نہ صرف کامن ویلتھ گیمز بلکہ کامن ویلتھ کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔ کینیڈا کی ریبیکا گرولکس نے مجموعی 178 کلوگرام وزن کے ساتھ کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ گیانیشوری یادو نے مجموعی طور پر 199 کلوگرام وزن اٹھایا، جس میں اسنیچ میں 88 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 111 کلوگرام شامل تھا۔ ان کی یہ مجموعی کارکردگی انہیں چاندی کے تمغے تک لے گئی۔ اسنیچ مقابلے میں گیانیشوری نے ابتدا سے ہی اعتماد کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے پہلے ہی کوشش میں 82 کلوگرام وزن کامیابی سے اٹھایا، دوسری کوشش میں 85 کلوگرام اور تیسری کوشش میں 88 کلوگرام وزن اٹھا کر اپنی بہترین کارکردگی پیش کی۔ دوسری جانب نائیجیریا کی اوونوم نے 93 کلوگرام وزن اٹھا کر نیا کامن ویلتھ اور گیمز ریکارڈ قائم کیا، جبکہ ریبیکا گرولکس 83 کلوگرام تک پہنچنے میں کامیاب رہیں۔

کلین اینڈ جرک مرحلے میں بھی گیانیشوری نے مسلسل بہتری دکھائی۔ انہوں نے پہلی کوشش میں 103 کلوگرام، دوسری میں 107 کلوگرام اور آخری کوشش میں 111 کلوگرام وزن اٹھایا۔ یہ وزن ان کا ذاتی بہترین (پرسنل بیسٹ) بھی ہے۔ ان کی آخری کامیاب کوشش نے کچھ دیر کے لیے کامن ویلتھ گیمز اور کامن ویلتھ کا ریکارڈ بھی اپنے نام کرلیا تھا، تاہم اوونوم اومولولا نے بعد میں 113 کلوگرام وزن اٹھا کر یہ ریکارڈ توڑ دیا اور مجموعی 206 کلوگرام کے ساتھ طلائی تمغہ جیت لیا۔ کینیڈا کی ریبیکا گرولکس نے کلین اینڈ جرک میں پہلی کوشش میں 95 کلوگرام وزن کامیابی سے اٹھایا، لیکن 99 کلوگرام کی اگلی دونوں کوششوں میں ناکام رہیں، جس کے باعث انہیں کانسی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا۔

یہ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ہندوستان کا پانچواں تمغہ ہے۔ اس سے قبل پیرا پاور لفٹنگ میں جھنڈو کمار نے کانسی کا تمغہ جیت کر ہندوستان کا کھاتہ کھولا تھا۔ اس کے بعد رشیکانت سنگھ نے مردوں کے 60 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا، جبکہ اسٹار ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے خواتین کے 48 کلوگرام زمرے میں سونے کا تمغہ جیت کر ہندوستان کو اس ایڈیشن کا پہلا طلائی اعزاز دلایا۔ مردوں کے 65 کلوگرام مقابلے میں متھو پانڈی راجا نے بھی چاندی کا تمغہ جیت کر ہندوستان کے تمغوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔ گیانیشوری یادو کی یہ کامیابی نہ صرف ہندوستانی دستے کے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوئی بلکہ ویٹ لفٹنگ میں ملک کی مضبوط موجودگی کا ایک اور ثبوت بھی بن گئی۔ ان کی مستقل مزاجی اور بہترین تکنیک نے انہیں عالمی سطح پر نمایاں مقام دلایا، جبکہ آئندہ مقابلوں میں ان سے مزید عمدہ کارکردگی کی توقع کی جا رہی ہے۔

سری لنکا کے خلاف 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان، جڈیجہ کی ہوئی واپسی

28/جولائی: سری لنکا کے خلاف 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ واشنگٹن سندر کو پہلے ٹیسٹ کی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ ان کی جگہ 15 رکنی اسکواڈ میں ایک نئے چہرہ سارانش جین کو جگہ ملی ہے۔ ٹیم میں 4 ماہر تیز گیند بازوں کو شامل کیے جانے کے ساتھ ساتھ افغانستان کے خلاف اپنے ڈیبیو ٹیسٹ میں شاندار کارکردگی دکھانے والے اسپن گیند باز مانو سوتھر کو بھی سری لنکا کے دورے کے لیے ٹیسٹ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔

سری لنکا کے دورہ کے لیے ہندوستانی ٹیم میں رویندر جڈیجہ کی واپسی ہوئی ہے۔ انہیں افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ میچ میں آرام دیا گیا تھا۔ دوسری جانب گرنور برار، جنہیں افغانستان کے خلاف پہلی بار ٹیسٹ ٹیم میں منتخب کیا گیا تھا لیکن انہیں ڈیبیو کا موقع نہیں ملا تھا، کے بارے میں امید کی جا رہی ہے کہ ٹیسٹ ڈیبیو کا انتظار ختم ہوگا۔ ٹیم میں مدھیہ پردیش کے آل راؤنڈر سارانش جین کا انتخاب حیرت انگیز ہے۔ سارانش بائیں ہاتھ کے بلے باز ہونے کے ساتھ ساتھ دائیں ہاتھ کے آف اسپنر بھی ہیں۔ اپنے فرسٹ کلاس کیریئر میں انہوں نے 54 میچوں میں 2200 سے زیادہ رنز بنانے کے علاوہ 188 وکٹیں بھی حاصل کی ہیں۔

تیز گیند بازی اٹیک کی قیادت جسپریت بمراہ کریں گے۔ ان کے ساتھ محمد سراج، پرسدھ کرشنا اور گرنور برار کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ تاہم، بی سی سی آئی نے واضح کیا ہے کہ سائی سدرشن اور جسپریت بمراہ کی دستیابی بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسیلنس سے فٹنس منظوری ملنے پر منحصر ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کو سری لنکا کے دورے پر 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کھیلنی ہے۔ پہلا ٹیسٹ میچ 15 اگست سے گالے میں شروع ہوگا، جبکہ دوسرا ٹیسٹ 23 اگست سے کولمبو میں کھیلا جائے گا۔ ہندوستانی ٹیم 4 اگست کو سری لنکا کے دورے کے لیے روانہ ہوگی، جہاں وہ 7 اگست سے کولمبو میں 4 روزہ وارم اپ میچ بھی کھیلے گی۔

ہندوستانی اسکواڈ: شبھمن گل (کپتان)، رشبھ پنت (وکٹ کیپر)، یشسوی جیسوال، کے ایل راہل (نائب کپتان)، سائی سدرشن، دھرو جوریل (وکٹ کیپر)، دیودت پڈیکل، مانو سوتھر، رویندر جڈیجہ، کلدیپ یادو، جسپریت بمراہ، محمد سراج، پرسدھ کرشنا، گرنور برار اور سارانش جین۔

بابر اعظم نے ٹیسٹ کپتانی قبول کرنے کیلیے کیا کڑی شرط رکھی؟ رپورٹ میں انکشاف

کراچی، 28/جولائی: پاکستانی ٹیم کے سابق کپتان بابر اعظم نے مبینہ طور پر ٹیسٹ ٹیم کی قیادت سنبھالنے سے قبل یہ شرط رکھی تھی کہ مستقبل میں انہیں تینوں فارمیٹس کی کپتانی بھی سونپی جائے۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق سلیکٹرز نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ اگر ویسٹ انڈیز اور انگلینڈ کے خلاف آئندہ پانچ ٹیسٹ میچوں میں ٹیم کی کارکردگی بہتر رہی تو انہیں مکمل طور پر آل فارمیٹ کپتان بنایا جاسکتا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ٹیسٹ کپتان کے تقرر سے قبل دو سلیکٹرز نے بابر اعظم سے ملاقات کی کیونکہ شان مسعود کی قیادت میں مایوس کن نتائج کے بعد ان کے پاس محدود آپشنز موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق بابر ہمیشہ سے پاکستان کی تینوں فارمیٹس میں قیادت کے خواہاں رہے ہیں اور انہوں نے صرف ٹیسٹ کپتانی قبول کرنے پر آمادگی ظاہر نہیں کی تھی۔ بابر اعظم نے 2023 میں ون ڈے ورلڈ کپ کے بعد آل فارمیٹ کپتانی سے استعفیٰ دے دیا تھا جس کے بعد شان مسعود کو ٹیسٹ جبکہ شاہین شاہ آفریدی کو محدود اوورز کی قیادت سونپی گئی۔ بابر اعظم کا کہنا ہے کہ وہ دوبارہ ملنے والی ذمہ داری کے لیے پراعتماد ہیں، ماضی کے تجربات سے بہت کچھ سیکھ چکے ہیں اور اب ان کی اولین ترجیح پاکستان کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں دلانا ہے۔ تاہم اس حوالے سے پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے کوئی باضابطہ تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔

محمد عباس پاکستان کی تاریخ کے کامیاب ترین ٹیسٹ بولر بن گئے

کراچی، 28/جولائی: پاکستانی کرکٹ ٹیم کے تجربہ کار فاسٹ بولر محمد عباس پاکستان کی تاریخ کے کامیاب ترین ٹیسٹ بولر بن گئے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹراؤبا میں جاری پہلے ٹیسٹ میچ کے دوران انہوں نے سابق کپتان عمران خان کا طویل عرصے سے قائم ریکارڈ توڑتے ہوئے کم از کم 100 ٹیسٹ وکٹیں لینے والے پاکستانی فاسٹ بولرز میں بہترین بولنگ اوسط کا اعزاز حاصل کرلیا۔ 36 سالہ عباس نے ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز میں برینڈن کنگ، کیوم ہوج اور جسٹن گریوز کی وکٹیں حاصل کیں جبکہ پہلی اننگز میں بھی تین شکار کیے تھے۔ اس شاندار کارکردگی کے بعد ان کی 30 ٹیسٹ میچوں میں وکٹوں کی تعداد 115 ہوگئی جبکہ بولنگ اوسط 22.78 ہوگئی۔

اس سے قبل سابق کپتان عمران خان 88 ٹیسٹ میچوں میں 362 وکٹیں 22.81 کی اوسط سے لے کر اس فہرست میں سرفہرست تھے جبکہ وقار یونس 23.56 کی اوسط کے ساتھ تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ یاد رہے کہ محمد عباس نے 2017 میں ویسٹ انڈیز ہی کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو کیا تھا تاہم بعد ازاں وہ تین سال سے زائد عرصے تک پاکستانی ٹیم سے باہر رہے۔ دسمبر 2025 میں جنوبی افریقا کے دورے پر واپسی کے بعد وہ دوبارہ پاکستان کے اہم فاسٹ بولرز میں شامل ہو گئے۔ رواں سال وہ تین ٹیسٹ میچوں میں 15 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں جن میں ایک پانچ وکٹوں کی اننگز بھی شامل ہے۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں بھی عباس 220 میچز میں 894 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔

رونالڈو کی ہالی ووڈ میں انٹری، فٹبال ڈرامہ سیریز میں اداکاری کے جوہر دکھائیں گے

28/جولائی: پرتگال کے عالمی شہرت یافتہ فٹبالر کرسٹیانو رونالڈو نے کھیل کے میدان میں بے شمار کامیابیوں کے بعد اب ہالی ووڈ کا رخ کرلیا ہے۔ النصر کے کپتان اپنی پہلی اسکرپٹڈ ٹی وی سیریز 'ڈے ونز' کے ذریعے انٹرٹینمنٹ کی دنیا میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں وہ صرف اداکار ہی نہیں بلکہ ایگزیکٹو پروڈیوسر کی ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں۔ یہ سیریز رونالڈو کی مشترکہ پروڈکشن کمپنی 'یو آر-مارو اسٹوڈیوز' تیار کر رہی ہے جسے انہوں نے معروف ہدایت کار میتھیو وان کے ساتھ مل کر قائم کیا تھا۔ میتھیو وان اس سے قبل کئی کامیاب فلموں کی ہدایت کاری کر چکے ہیں۔ ڈرامے کی کاسٹ میں سابق فرانسیسی اسٹار تھیری ہنری، اداکار ڈیمین لیوس، برطانوی ریپر ڈیو اور اداکارہ کارلوٹا بنات شامل ہیں۔ کہانی ایک فرضی فٹبال ایجنٹ اسٹینلے ڈالٹن کے گرد گھومتی ہے جو جدید فٹبال کی چمک دمک کے پیچھے چھپی طاقت کی سیاست اور سخت مقابلے کا سامنا کرتا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق شو کی شوٹنگ شمال مغربی لندن میں جاری ہے جبکہ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سیریز اسٹریمنگ پلیٹ فارمز پر نمایاں کامیابی حاصل کر سکتی ہے اور فٹبال کی دنیا کا ایک منفرد اور سنجیدہ رخ ناظرین کے سامنے پیش کرے گی۔

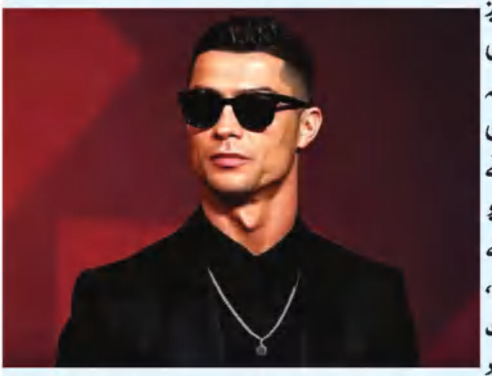

ڈرونڈ کپ فٹبال میں محمڈن اسپورٹنگ کی شاندار شروعات

معراج الدین واڈو کی کوچنگ میں محمڈن کے کھلاڑی آگ میں تپ کر کندن بن گئے

کولکاتا، 28/جولائی: محمڈن اسپورٹنگ نے 135 ویں ڈرونڈ کپ فٹبال کی شروعات دھماکے دار کی ہے اور اپنے گروپ کے پہلے میچ میں ایف سی بنارس باغپت کو 4 گول نل سے شکست فاش دیدی ہے۔ یہ میچ سوموار 27 جولائی کو سالٹ لیک اسٹیڈیم میں کھیلا گیا تھا۔ محمڈن اسپورٹنگ جسے گروپ بی میں رکھا گیا ہے اس نے اپنے پہلے میچ میں حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باغپت ایف سی کو چار گول نل سے شکست دی۔ اگرچہ پہلے نصف کے اختتام تک 1۔ صفر کی سبقت حاصل تھی لیکن دوسرے نصف میں اس کے کھلاڑیوں نے انتہائی تیز رفتار کھیل پیش کرتے ہوئے آل راؤنڈ کارکردگی کا مظاہرہ کر کے اپنے حریف باغپت ایف سی کے خلاف مزید تین گول اسکور کئے اور مجموعی طور پر اسے 4۔ صفر سے شاندار جیت حاصل ہوگئی۔ اس افتتاحی میچ میں آل راؤنڈر کارکردگی کے سبب جو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اور محمڈن کو پورے تین پوائنٹ حاصل ہوگئے محمڈن نے اس میچ میں شروع ہی سے جارحانہ تحریک شروع کردی تھی اور پہلے دس منٹوں کے دوران اس نے تین مرتبہ حریف کے دفاع کو متزلزل کیا لیکن 28 منٹ تک خطرناک یورشوں کے باوجود محمڈن کوئی کامیابی نہیں ملی لیکن 29 ویں منٹ پر محمڈن کے ذہین فارورڈ لالتھن کیما نے ایک زوردار تحریک اور گیند کو پکڑ کر حریف کے زیرو اینگل تک پہنچ گی اور گیند کو عمدگی کے ساتھ کراس کیا اور اس گیند پر فردین علی ملا نے میسی اور رونالڈو کے انداز میں گیند کو جال میں پلیس کردیا، 1۔ صفر کی لیڈ کے بعد لیمن بریک ہو چلا۔

دوسرے نصف میں محمڈن نے تین گول اور کئے اور یہ تینوں گول بہترین رہے۔ جب دوسرا گول متبادل لالریم سانگا نے اسکور کیا اور 73 ویں منٹ پر محمڈن کو 2۔ صفر کی برتری حاصل رہی۔ پھر 80 ویں منٹ پر محمڈن کے بہترین اسکورر اسرافیل نے تیسرا گول اسکور کیا۔ اسرافیل نے ایرین کے خلاف دو اور واری کے خلاف (پنلٹی) میں گول کئے تھے جو پریمیئر ڈویژن لیگ کے میچ تھے اور آج ڈرونڈ میں اس نے اپنا پہلا گول اسکور کیا اور یہ سب سے بہترین گول رہا۔ پھر 84 ویں منٹ پر لالریم سانگا نے اپنا دوسرا گول اسکور کرتے ہوئے محمڈن کی لیڈ کو 4۔ صفر میں تبدیل کردیا۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804